دفتر اخبار بدر قادیان

REGD No P 67

رجسٹرڈ نمبر پی ۶۷

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

بدر

ہفت روزہ

قادیان

ایڈیٹر: محمد حفیظ بقاپوری

شرح چندہ سالانہ

چھ روپے

ششماہی ۵۰-۳ روپے

ممالک غیر ۵۰-۷ روپے

فی پرچہ ۱۲ نئے پیسے

جلد ۹ ‖ ۲۵ تبلیغ ۱۳۳۹ ہش ‖ ۲۷ شعبان ۱۳۷۹ھ ‖ ۲۵ فروری ۱۹۶۰ء ‖ نمبر ۸

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۲ فروری سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی بذریعہ تار اطلاع فرماتے ہیں:-

حضرت اقدس کو درد نقرس کی تکلیف ہے اور ضعف و عام کمزوری محسوس فرماتے ہیں۔ احباب جماعت اپنے محبوب امام کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ حضور کو جلد صحتیاب فرمائے اور کام کرنے والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین۔

قادیان ۲۰ فروری۔ محترم مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان پاکستان میں اپنے عزیز رشتہ داروں اور حضرت اقدس کی ملاقات کرنے کیلئے عارضی پاسپورٹ پر مورخہ ۱۱ فروری کو تشریف لے گئے تھے۔ اور آج ساڑھے چار بجے کی گاڑی پاکستان سے بخیریت واپس تشریف لے آئے۔ الحمدللہ۔

قادیان ۲۳ فروری۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع اہل و عیال بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمدللہ۔

محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کا ورود دہلی

صدر امریکہ کو احمدیہ لٹریچر کا تحفہ

از مولانا محمد سلیم صاحب فاضل انچارج احمدیہ مسلم مشن دہلی

صدر امریکہ کو احمدیہ لٹریچر کا تحفہ

مسٹر آئزن ہاور صدر امریکہ کے دورۂ ہندوستان کے موقعہ پر ہفتہ وار اخبار "آزاد نوجوان" مدراس کے احمدی ایڈیٹر مسٹر کریم اللہ نوجوان نے امریکن ایمبیسی دہلی سے استدعا کی تھی کہ جماعت احمدیہ کی طرف سے صدر امریکہ کی خدمت میں احمدیہ لٹریچر پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔ اس کے جواب میں امریکن ایمبیسی کی طرف سے بڑی خوشی کے ساتھ نہ صرف اجازت دی گئی۔ بلکہ احمدیہ لٹریچر کی مجوزہ پیشکش کا خیر مقدم کیا گیا۔ چنانچہ مکرم جناب ناظر دعوت و تبلیغ قادیان نے ناچیز راقم کو متعدد کتابوں پر مشتمل احمدیہ لٹریچر ارسال کر دیا ناچیز راقم نے غیر مجلد کتابوں کی خوبصورت جلدیں تیار کروائیں نیز سارے لٹریچر کو خوبصورتی سے پیک کروایا۔ اور پھر ایک احمدی نوجوان مسٹر مبارک احمد کو ساتھ لے کر امریکن ایمبیسی میں امریکی سفیر مسٹر بنکر کے نمائندہ خاص سے ملاقات کی اور مختصر سے تعارف کے بعد یہ خوبصورت پیکٹ ان کے حوالہ کیا۔ آپ نے وعدہ فرمایا کہ وہ یہ لٹریچر صدر امریکہ کو ضرور پہنچا دیں گے۔

اس تقریب کی وجہ سے ایمبیسی کے کئی ملکی اور غیر ملکی کارکنوں سے مذہبی گفتگو کا موقعہ نکل آیا۔ ان کے سوالات کے جوابات دیئے گئے اور احمدیہ نقطۂ نگاہ سے اسلام کی سچی، خوشنما اور صحیح تصویر پیش کی گئی اور اس طرح تھوڑے سے وقت میں کئی سمجھدار اور تعلیمیافتہ اصحاب کو اسلام و احمدیت سے روشناس کرایا گیا۔

پروفیسر عبدالسلام صاحب کی آمد

جو رفقاء ۲۰ دسمبر کو ہمیں معلوم ہوا کہ ایک احمدی نوجوان سائنسدان پروفیسر عبدالسلام صاحب حکومت ہند کی دعوت پر دہلی تشریف لائے ہیں اور اشوکا ہوٹل میں ٹھہرے ہیں۔ چونکہ یہ اطلاع بہت دیر سے ملی اس لئے استقبال کا وقت نہیں تھا۔ البتہ دوسرے روز صبح خاکسار مع مبارک احمد صاحب، ابراہیم صاحب بھاگلپوری اور منظور احمد صاحب مونگھیری موصوف سے ملاقات کے لئے اشوکا ہوٹل پہنچا۔ مگر ملاقات نہ ہو سکی۔ کیونکہ آپ اپنے طے شدہ پروگرام کے مطابق بہت سویرے باہر چلے گئے تھے۔

یونیورسٹی میں لیکچر

چونکہ ہمیں معلوم تھا کہ آج ۲۲ دسمبر کو دہلی یونیورسٹی میں آپ کا لیکچر ہے۔ اسلئے اشوکا ہوٹل سے سیدھے یونیورسٹی پہونچے جہاں آپ اپنے احمدی بھائیوں کو دیکھ کر کھل اُٹھے اور ہمیں بھی آپ سے مل کر بے پایاں مسرت حاصل ہوئی۔

اس موقع پر یونیورسٹی کی کئی اہم شخصیتیں موجود تھیں۔ کئی ریسرچ سکالر اور ممتاز گریجوایٹ بھی حاضر تھے۔ انہوں نے جب ہم غیر معروف لوگوں کی طرف اپنے معروف مہمان کی لگن دیکھی تو قدرتاً ہم سے بھی دلچسپی لینے لگے چنانچہ پروفیسر صاحب نے ہمسارا ان سے تعارف کرایا۔ اور عالمگیر احمدیہ برادری کا ذکر فرمایا۔ اور پھر اپنا کسی کے زمانہ میں اپنے وطن مالوف جھنگ میں ناچیز راقم کے ملاقات اور تبلیغی مساعی کا اس محبت سے ذکر فرمایا کہ بھولی ہوئی یادیں تازہ ہو گئیں۔ (باقی صفحہ پر)

جزیرہ فیجی کے ایک معزز دوست کی بیعتِ خلافت

"میں خدا کا شکر گذار ہوں جس نے مجھے جزیرہ فیجی میں پیغام احمدیت پہنچانے کے لئے منتخب کیا" (محمد رمضان)

از مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب انچارج احمدیہ مسلم مشن۔ بمبئی

بمبئی ۱۰ فروری۔ ان دنوں احمدیہ مسلم مشن بمبئی میں مہمانوں کی آمد و رفت سے خوب چہل پہل ہے۔ مگر ان میں سب سے ممتاز محمد رمضان خان آف فیجی ہیں۔ نو ماہ پیشتر آپ سے حاجی قاسم صاحب کے مسافر خانہ میں ملاقات ہوئی تھی۔ اس وقت آپ فریضۂ حج ادا کر کے لوٹے تھے ایک مختصر سا قافلہ "یعنی آپ، آپ کی اہلیہ اور آپ کا پوتا" جب بمبئی سے لاہور کے لئے روانہ ہوا تو میں انہیں آدھ گھنٹہ کے لئے بمبئی سنٹرل سٹیشن سے دارالتبلیغ لے آیا۔ فرائض میزبانی ادا کرنے کے بعد ان سے درخواست کی کہ آپ اپنے پروگرام میں دہلی آگرہ اور کشمیر کے ساتھ قادیان بھی شامل کریں۔ میری درخواست قبول ہوئی اور آپ قادیان پہونچے۔

آپ کی منزل مقصود لاہور تھا۔ جہاں لاہوری پارٹی کا مرکز ہے۔ مگر اب آپ ربوہ گئے۔ وہاں کا ماحول دیکھا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی دست بوسی کا شرف حاصل کیا۔ پھر وہاں کے ماحول سے کچھ ایسے متاثر ہوئے کہ دل میں بیعتِ خلافت کی تحریک اُٹھی۔ فرشتے آپ کو کشاں کشاں آستانۂ خلافت پر لے آئے۔ اور جب وہاں سے نکلے تو آپ کی پیشانی پر ایمان و اعتقاد کا ایک تازہ نور تھا۔ آنکھیں مصلح موعود کے نور سے فیضیاب تھیں اور دل فضل عمر کے جمال سے مسحور تھا۔ آپ نے اس وقت مجھے اپنے واردات قلبی۔ یعنی بیعتِ خلافت کی مسرت انگیز خبر بھیجی تھی اور پھر ۹ فروری ۱۹۶۰ء کو آپ کے پوتے محمد عقیل نے ٹیلیگرام دیا کہ دادا ۱۰ فروری کو دوارکا جہاز سے بمبئی پہنچ رہے ہیں۔ آپ بندرگاہ پہ ان سے ملاقات کیجئے۔ میں جہاز پر گیا اور ان سے ملا۔ اس وقت صرف ان کی اہلیہ ساتھ تھیں۔ میں نے پوچھا کہ "پوتے کو کہاں چھوڑا" تو جواب دیا کہ بارگاہِ خلافت میں۔ اب وہ ربوہ میں تعلیم حاصل کرے گا اور وہاں سے احمدیت کا کیمیا لے کر فیجی پہنچے گا۔ میں ان کے اس جواب اور بشاشت ایمانی سے بہت محظوظ ہوا۔ انہیں جہاز پر کھانا کھلایا۔

جب میں ان معزز مہمانوں (باقی صفحہ پر)

طابع صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے رابانا آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔

ہفت روزہ بدر قادیان مورخہ ۲۵ فروری ۱۹۶۶ء

قادیان میں یوم مصلح موعود کی مبارک تقریب پر کامیاب جلسہ!

پیشگوئی مصلح موعود کے مختلف پہلوؤں پر پُر مغز تقاریر!

مرسلہ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب ناصر بی۔اے فاضل گیانی۔ قادیان

قادیان ۲۰ فروری۔ آج سوا نو بجے صبح مسجد اقصیٰ میں زیر صدارت محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے زیر انتظام جلسہ یوم مصلح موعود منعقد ہوا۔ جلسہ کی کارروائی تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوئی۔ اور مکرم ملک بشیر احمد صاحب ناصر نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم "محمود کی آمین" میں سے چند اشعار خوش الحانی سے سنائے۔

جلسہ کی غرض وغایت

بعد ازاں صاحب صدر نے جلسہ کی غرض وغایت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ انبیاء کی بعثت کی غرض دنیا سے بد رسومات کو مٹانا اور توحید حقیقی کا قیام ہوتی ہے چنانچہ آج سے پونے چودہ سو سال پہلے جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے سروں کو واحد حقیقی خدا کی بجائے بتوں کے آگے جھکتے اور انہیں بد رسومات میں گھرے ہوئے دیکھا تو آپ کا احساس دل بہت کڑھا۔ حضور آستانہ الوہیت پر سر بسجود ہو گئے۔ اللہ تعالےٰ نے حضور صلعم کی شبانہ روز دعاؤں کو سنکر حضور کو قرآن پاک جیسی اعلیٰ اور اکمل تعلیم عطا فرمائی۔ اس کا نتیجہ تھا کہ وہی بت پرست صحرا نشین مالک حقیقی کے پرستار بن کر دنیا پر چھا گئے۔ مگر اس تعلیم کو مرور زمانہ کی وجہ سے لوگ پھر بھولتے چلے گئے اور نفس پرستی اور طرح طرح کی بدعات میں مبتلا ہو گئے۔ اسلام پر چاروں طرف سے حملے ہونے لگے اور قریب تھا کہ اسلام دنیا سے مٹ جاتا کہ قادیان کی بستی سے ایک سوز وگداز سے پُر دل اٹھا۔ اللہ تعالےٰ کے حضور سر بسجود ہوا اور اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے لئے باذن الٰہی تمام دم میں مصروف ہو گیا اور ساتھ ہی گڑگڑا کر اسلام کی کشتی کو کنارے لگانے کے لئے دعائیں کیں۔ چنانچہ الٰہی ارشاد کے ماتحت حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہوشیارپور تشریف لے گئے۔ اور چالیس روز کی چلہ کشی اور دعاؤں کے نتیجہ میں اللہ تعالےٰ نے آپ کو اسلام کی ترقی کے متعلق عظیم الشان بشارات عطا فرمائیں۔ اور مصلح موعود کا زندہ نشان آپ کو عطا فرمایا۔ تقریر کے آخر میں محترم صاحبزادہ صاحب نے اس نشان سے فائدہ اٹھانے اور بڑھ چڑھ کر خدمت دین بجا لانے کی تلقین فرمائی۔

پیشگوئی کی الہامی عبارت

اسکے بعد مولوی محمد یوسف صاحب فاضل نے پیشگوئی مصلح موعود کا متن پڑھ کر سنایا۔

پہلی تقریر

مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب فاضل نے پیشگوئی کے حصہ "وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا" کے عنوان پر تقریر فرمائی۔ آپ نے آنحضرت صلعم کی دو بعثتوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ بعثت ثانیہ میں اسلام کی ترقی کذرع اخرج شطاٴہ الخ کے ماتحت آہستہ آہستہ مقدر رہی ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ میں تو تخم ریزی کرنے آیا ہوں۔ سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا۔ اب وہ بڑھے گا۔ پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔ چنانچہ وہ پودا خلافت ثانیہ کے عہد میں تناور درخت ہو چکا ہے۔ جس کے نیچے تمام دنیا امن حاصل کرے گی۔ فاضل مقرر نے جلد جلد بڑھنے کی نہایت لطیف تفصیل بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالےٰ نے ظاہری نشو ونما کے لحاظ سے بھی بمقابلہ اپنی عمر کے بہت جلد بڑھے اور دماغی قابلیتوں اور باطنی قوتوں کی پختگی کے لحاظ سے بھی آپ نے اپنے ابتدائی شباب میں روحانیت میں اعلیٰ مقام حاصل کر لیا۔ چنانچہ ۱۹۰۶ء میں جبکہ آپ کی عمر صرف سترہ سال تھی رسالہ تشحیذ الاذہان جاری کیا۔ اور اس میں اعلیٰ پایہ کے مضامین تحریر فرما کر اپنوں اور بیگانوں سے خراج تحسین حاصل کیا۔ جس کا اعتراف مولوی محمد علی صاحب کو بھی کرنا پڑا۔ اور انہوں نے آپ کے وجود اور مضامین کو دنیا کے سامنے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کی دلیل کے طور پر پیش کیا۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے فاضل مقرر نے اس پہلو کا ذکر فرمایا جو حضور ایدہ اللہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے وقت اسلام کی خدمت کرنے کے لئے کیا تھا۔ اسی طرح خلافت اولیٰ کے زمانہ میں اخبار الفضل کا اجراء۔ مختلف مقامات پر جماعتوں کی تربیت کے لئے پُر معارف تقاریر۔ حضرت خلیفہ اول کا آپ کو صدر انجمن احمدیہ کا ممبر اور اپنی آخری بیماری میں امام الصلوٰۃ مقرر کرنا وہ خصوصیت ہیں جو آپ کے جلد جلد بڑھنے پر دلالت کرتا ہے۔

تقریر کے دوسرے حصہ "اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا" پر روشنی ڈالتے ہوئے مقرر نے آیت قرآنی یضع عنھم اصرھم والاغلال التی کانت علیھم کے ماتحت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود کی طرف سے قرآنی تعلیم کی ترویج و اشاعت کے ساتھ طرح طرح کی رسومات اور بدعات کے قلع قمع کرنے کا ذکر فرمایا۔

اور حدیث نبوی

"عورتیں جو گویا تمہارے پاس اسیر ہیں ان سے حسن سلوک کو تاکیدی حکم جانو"

سے استدلال کرتے ہوئے بتایا کہ جو شخص صنف نازک کے حقوق کی نگہداشت کرتا اور اس کی عزت واحترام کو قائم کرتا ہے گویا وہ بھی ایک قسم کی اسیروں کی رستگاری کا موجب بنتا ہے۔ اس پہلو سے حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالےٰ کے کارنامے بہت واضح اور روشن ہیں۔ جبکہ ان کی اصلی تربیت کے لئے جماعت میں لجنہ اماء اللہ کا قیام عمل میں لایا گیا۔ اور پردہ کی رعایت سے ان کی اعلیٰ تعلیم کا خاطر خواہ انتظام کیا گیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ آج احمدی مستورات زندگی کے ہر جائز شعبہ میں خوب ترقی کر رہی ہیں۔

تقریر کے آخر میں آپ نے کمیونزم کے اژدہا کی نسبت حضرت اقدس ایدہ اللہ کے ایک رویا کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بتایا کہ کمیونسٹ ممالک کے عوام جو اس وقت گویا اسیروں کی سی زندگی گزار رہے ہیں بذریعہ دعا اور توجہ حضرت مصلح موعود کا بابرکت وجود ان کی رستگاری کا موجب ہوگا!! انشاء اللہ۔

اس کے بعد مکرم عطاء الرحمٰن صاحب عباسی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم بعنوان "خدا تعالےٰ کا شکر اور دعا بزبان ام المومنین" پڑھ کر سنائی۔

دوسری تقریر

دوسرے عنوان "وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی" کے موضوع پر مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب فاضل قادیانی نے تقریر فرمائی۔ آپ نے اپنے موضوع کی تشریح کرتے ہوئے بتایا کہ دنیا کے کناروں تک شہرت پانے اور قوموں کے برکت حاصل کرنے میں مصلح موعود کے لمبی عمر پانے کی طرف اشارہ ہے۔ نیز جن اشاعت اسلام اور احمدیت کے سامان کئے دیئے جانے کی طرف بھی اشارہ پایا جاتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کو عمر بھی دراز عطا فرمائی۔ اور ملکہ بھی عطا فرمایا۔ خلافت ثانیہ کے عہد میں تبلیغی مشنوں کا جال تمام دنیا میں پھیل گیا۔ اللہ تعالےٰ نے آپ کو مبلغین کی جماعت عطا فرمائی۔ وسائل و وسعت عطا فرمائی اور اس طرح سے وہ تمام سامان عطا فرمائے جن سے احمدیت اور اسلام کی اشاعت کے ساتھ آپ کے نام کی شہرت دنیا کے کناروں تک پھیل گئی اور دنیا کی مختلف قوموں نے آپ سے روحانی برکات حاصل کیں۔ تقریر کے آخر میں فاضل مقرر نے ان تمام ممالک کا نام بنام ذکر فرمایا جس میں خلافت ثانیہ کے عہد میں تبلیغی مشن کام کر رہے ہیں۔

تیسری تقریر

"ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا" مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب کی تقریر کے بعد (باقی صلا پر)

(باقی صلا پر)

بسلسلہ رمضان المبارک

قادیان میں درس القرآن اور نماز تراویح کا انتظام

حسب دستور سابق رمضان شریف کے مبارک ایام میں مقامی طور پر قادیان میں درس القرآن اور نماز تراویح کا مفصلہ ذیل انتظام کیا گیا ہے:۔

(۱) مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق حسب ذیل علماء کرام مسجد اقصیٰ میں نماز ظہر تا نماز عصر روزانہ قرآن کریم کا درس دیں گے:۔

(۱) محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب پہلا عشرہ از سورۃ فاتحہ تا اختتام سورۃ توبہ (۲) مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب فاضل بقاپوری دوسرا عشرہ از سورۃ یونس تا سورۃ عنکبوت (۳) مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب فاضل قادیانی تیسرا عشرہ از سورت روم تا آخر۔

(۲) مکرم حافظ الدین صاحب مسجد اقصیٰ میں بعد نماز عشاء اور مکرم حافظ شہادت علی صاحب مسجد مبارک میں بوقت سحر نماز تراویح پڑھائیں گے۔ احباب جماعت اس زریں موقعہ سے فائدہ حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ تمام احباب کو رمضان مبارک کے ایام میں زیادہ سے زیادہ نیکی کرنے اور اس کے برکات سے متمتع ہونے کا موقعہ دے آمین (ناظر تعلیم وتربیت)

اللہ تعالیٰ نے ہماری جماعت کو اسلام کی تبلیغ و اشاعت کیلئے قائم کیا ہے

ہمارا فرض ہے کہ ہم اس کام کو ہمیشہ جاری رکھیں یہاں تک کہ دنیا کے چپہ چپہ پر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حکومت قائم ہو جائے

جماعت احمدیہ کے اڑسٹھویں جلسہ سالانہ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی بصیرت افروز تقریر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امسال جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ۲۴ر جنوری ۱۹۶۱ء کو جو تقریر فرمائی وہ افادۂ احباب کے لئے شائع کی جا رہی ہے۔

تشہد اور تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

آج سب سے پہلے میں دوستوں کو یہ اطلاع دینا چاہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے اس سال ...

تفسیر کبیر کی ایک اور جلد

شائع ہو گئی ہے جو سورۂ فرقان اور سورۂ شعراء کی تفسیر پر مشتمل ہے۔ دوستوں کو چاہیئے کہ وہ اس تفسیر کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں خریدیں۔ اور اس سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں۔ اگر اس وقت دوستوں نے یہ تفسیر نہ خریدی تو بعد میں انہیں اس تفسیر کے نایاب ہونے پر افسوس ہوگا۔ جیسا کہ سورۂ یونس سے کہف تک کی تفسیر کے ختم ہونے پر دوستوں کو اس کا تجربہ ہو چکا ہے۔

مجھے یاد ہے

ایک دفعہ عراق سے ایک دوست نے خط لکھا کہ میں نے آپ کی تفسیر ایک غیر احمدی کو پڑھنے کے لئے دی۔ کچھ عرصہ کے بعد اس کی تبدیلی ہو گئی۔ تو میں نے اس سے کتاب مانگی۔ اس نے کہا کہ یہ کتاب میں نہیں دے سکتا۔ تم میرے پاس فروخت کر دو۔ آخر مجبور ہو کر اس غیر احمدی نے تفسیر کی کتاب خرید لی۔ اسی طرح ایک اور دوست کی چٹھی آئی کہ میں اگر آپ پچاس روپے تک تفسیر کی کتاب خرید دیں تو میں روپیہ بھیجنے کے لئے تیار ہوں۔ اور پچیس پچیس روپیہ تک لگا دیتا ہوں۔ یہ کتاب تمام فروخت ہو چکی تھی۔ اسی طرح حال ہی میں ہندوستان کے ایک مشہور رسالہ کے ایڈیٹر نے تفسیر کبیر کی ایک جلد پڑھ کر لکھا کہ یہ کتاب میں نے ایک احمدی دوست سے مستعار لی ہے۔ جسے مجھ کو واپس کرنا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ تفسیر مجھ سے کبھی جدا نہ ہو

پس اس

تفسیر کا ہر گھر میں موجود ہونا ضروری ہے

اور اسے ابھی سے خرید لینا چاہیئے اگر موجودہ تفسیر کی خریداری کی طرف جلد توجہ نہ کی گئی تو پھر اس تفسیر کا ملنا بھی اسی طرح مشکل ہو جائے گا جس طرح پہلی تفسیر کا ملنا مشکل ہو گیا تھا

یہ تفسیر خدا تعالیٰ کے فضل سے قرآنی علوم و معارف کا ایک بہت بڑا خزانہ ہے۔ اور جس قدر مستشرقین یورپ کی طرف سے اسلام پر اعتراضات کئے جاتے ہیں۔ ان میں سے اکثر اعتراضات کا اس میں لطیف پیرایہ میں جواب دے دیا گیا ہے۔ اگر اس تفسیر کو پڑھ لیا جائے تو

اسلام اور احمدیت

کے متعلق کئی قسم کے نئے علم و علوم حاصل ہوتے ہیں۔ اور انسان کو محسوس ہوتا ہے کہ اس پر کیا ذمہ داریاں ہیں۔ اور اسلام کی اشاعت اور دشمنان دین کے حملوں کے دفاع کے لئے اسے کیا طریق اختیار کرنا چاہیئے۔

یہ تفسیر الشرکۃ الاسلامیہ والوں نے شائع کی ہے۔ اسی طرح تفسیر کی کچھ پہلی جلدیں بھی ان کے پاس موجود ہیں۔ دوستوں کو چاہیئے کہ وہ اس کتاب کو جلد خرید لیں۔ ایسا نہ ہو کہ کتاب ختم ہو جائے اور پھر انہیں افسوس ہو۔

اسی طرح اس سال "ادارۃ المصنفین" نے

تاریخ احمدیت کا دوسرا حصہ

بھی شائع کر دیا ہے۔ گزشتہ سال اس کا پہلا حصہ شائع ہوا تھا۔ دوستوں کو چاہیئے کہ وہ اس کتاب کو بھی خریدیں اور پڑھیں۔ تاکہ انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلفاء کے حالات کا علم ہو

اگر کتابیں تو چھپتی جائیں مگر فروخت نہ ہوں۔ تو ان کا کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا پس میں دوستوں کو اس سال کے نئے لٹریچر سے جو مختلف اداروں کی طرف سے شائع ہوا ہے۔ فائدہ اٹھانا چاہیئے اور زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس کی اشاعت میں حصہ لینا چاہیئے۔

اس کے بعد میں دوستوں کو اس امر کی طرف

توجہ دلانا چاہتا ہوں

کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری جماعت کو اس غرض کے لئے قائم کیا ہے۔ کہ دنیا میں اسلام اور احمدیت کی اشاعت کی جائے اور دنیا کے چپہ چپہ پر محمد رسول اللہ علیہ وسلم کی حکومت قائم کی جائے۔ یہی ہمارے تمام کاموں کا نقطۂ مرکزی ہے۔ اور ہمارا فرض ہے کہ ہم اس کام کو ہمیشہ جاری رکھیں یہاں تک کہ دنیا کا کوئی ملک اور کوئی گوشہ ایسا نہ ہو۔ جہاں اسلام اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی آواز پہونچ جائے۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ۶۱۰ء میں دعویٰ نبوت فرمایا تھا۔ اور ۶۳۲ء میں آپ نے وفات پائی۔ گویا آپ نے

دعویٰ نبوت کے بعد

صرف ۲۳ سال عمر پائی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اس قلیل مدت میں ہی آپ کے کام اور کلام میں عظیم الشان برکت ڈالی۔ اور جو غیر معمولی کامیابی اس نے آپ کو بخشی وہ کسی اور نبی کو میسر نہیں آئی۔

احادیث میں لکھا ہے کہ

غزوۂ احزاب کے موقعہ پر

جب مدینہ کی حفاظت کے لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے خندق کھدوانی شروع کی۔ تو اچانک ایک پتھر ایسا آ گیا جو کسی طرح ٹوٹنے میں نہیں آتا تھا۔ صحابہؓ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو اس کی اطلاع دی۔ تو آپ خود وہاں تشریف لے گئے۔ اور کدال پکڑ کر زور سے اسے پتھر پر مارا۔ اس کے نتیجہ میں اس پتھر میں سے ایک روشنی نمودار ہوئی۔ اور آپ نے فرمایا اللہ اکبر اور صحابہؓ نے بھی بلند آواز سے آپ کے ساتھ نعرہ تکبیر بلند کیا۔ پھر دوبارہ آپ نے کدال مارا۔ تو پھر ایک روشنی نمودار ہوئی۔ اور آپ نے فرمایا اللہ اکبر۔ اس پر صحابہؓ نے پھر بڑے زور سے نعرۂ تکبیر بلند کیا۔ اس کے بعد آپ نے تیسری مرتبہ کدال مارا۔ اور پھر اس پتھر میں سے روشنی نکلی۔ اور آپ نے فرمایا اللہ اکبر اور ساتھ ہی صحابہؓ نے بھی نعرۂ تکبیر بلند کیا۔ اور پتھر ریزہ ریزہ ہو گیا۔ جب پتھر ٹوٹ چکا تو صحابہؓ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ آپ نے تین دفعہ اللہ اکبر کیوں کہا۔ آپ نے فرمایا کہ جب پہلی مرتبہ میں نے کدال مارا۔ اور پتھر میں سے روشنی نکلی۔ تو مجھے قیصر روم کے محلات دکھائے گئے اور ان کی کنجیاں میرے سپرد کی گئیں۔ پھر دوسری دفعہ کدال مارا اور روشنی نکلی۔ تو مجھے مدائن کے سفید محلات دکھائے گئے اور

مملکت فارس کی کنجیاں

مجھے دی گئیں۔ پھر تیسری دفعہ کدال مارا اور اس میں سے روشنی نمودار ہوئی تو مجھے صنعاء کے دروازے دکھائے گئے اور مملکت یمن کی کنجیاں میرے سپرد کی گئیں۔ چنانچہ انہی پیشگوئیوں کے مطابق اللہ تعالیٰ نے خلفاء راشدین کے زمانہ میں قیصر و کسریٰ کو زبردست شکست دی اور شام اور ایران اور یمن کی سرزمین پر اسلام کا جھنڈا لہرانے لگا۔ مگر افسوس کہ بعد میں مسلمانوں نے تبلیغ اور آپ کی تعلیم کو دنیا میں پھیلانے میں کوتاہی سے کام لیا۔ اور اسلام کی اشاعت رک گئی ورنہ کوئی وجہ نہیں تھی کہ آج دنیا میں مسلمان یا عیسائیوں ہندوؤں اور بدھوں وغیرہ سے بہت زیادہ ہوتے فطرت صحیحہ کے مطابق تعلیم کی اشاعت اگر جاری رہتی تو یقیناً وہ مسلمانوں کو کھینچ لیتی مگر افسوس کہ تبلیغ اسلام کو انہوں نے فراموش کر دیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ دنیا میں کمزور ہو گئے

چلے گئے۔ اب ہمارا فرض ہے کہ ہم اس غفلت کا ازالہ کریں۔ اور ساری دنیا کو اسلام کی طرف کھینچ کر لے آئیں۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت

پر تقریباً چودہ سو سال گذر چکے ہیں مگر ابھی تک اسلام دنیا میں اقلیت میں ہے۔ عیسائیت کو ۱۹۵۹ء سال گذر گئے مگر دنیا میں جتنی عیسائیت پھیلی ہے اس کو دیکھتے ہوئے کہنا پڑتا ہے کہ عیسائیوں نے زیادہ وفاداری سے کام لیا ہے مسلمان اب تک بھی صرف عرب اور شام اور ایران میں ہی زیادہ ہیں ورنہ ہندوستان میں وہ کم ہیں۔ روس میں وہ کم ہیں۔ جاپان میں وہ کم ہیں۔ آسٹریلیا میں وہ کم ہیں۔ نفاق للینڈ میں وہ کم ہیں۔ جرمنی میں وہ کم ہیں۔ ناروے اور سویڈن میں وہ کم ہیں۔ فرانس میں وہ کم ہیں۔ سپین میں وہ کم ہیں۔ امریکہ میں وہ کم ہیں۔ فلپائن میں وہ کم ہیں۔ حالانکہ فلپائن میں اسلام بڑی دیر سے قائم ہو چکا ہے۔

اب یہ ہمارا کام ہے

کہ ہم اس غفلت کا علاج کریں اور جیسا کہ خدا تعالےٰ نے اسلام کو برتری بخشی ہے ہم اسے دنیا میں بھی برتر کر کے چھوڑیں یہاں تک کہ تمام مذاہب یہ اقرار کرنے پر مجبور ہوں کہ اسلام کا مقابلہ ہم نہیں کر سکتے اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا لایا ہوا نور ساری دنیا میں پھیل جائے۔ اللہ تعالےٰ کا فضل اور اس کا احسان ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس زمانہ میں تبلیغ اسلام کی آگ لوگوں کے دلوں میں پھر بھڑکائی اور آپؑ نے اپنے انفاس قدسیہ سے ایک ایسی جماعت پیدا کر دی جو اسلام کو تمام دنیا میں پھیلانے کا تہیہ کئے ہوئے ہے مگر اس کے لئے ابھی

بہت کچھ کرنا باقی ہے

ابھی سارا ہندوستان باقی ہے سارا انگلستان باقی ہے۔ سارا روس باقی ہے۔ سارا فرانس باقی ہے۔ سارا سکنڈے نیویا باقی ہے۔ سارا ایبرسنیا باقی ہے۔ سارا آسٹریلیا باقی ہے۔ اس کوتاہی کا علاج ہم نے کرنا ہے اور ہم نے ہی ساری دنیا کو حلقہ بگوش اسلام بنانا ہے۔ پس ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنی کوششوں کو تیز سے تیز کرتے چلے جائیں اور اسلام کے غلبہ کے لئے ہمیشہ کوشش کرتے رہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لکھا ہے کہ مسیح محمدیؐ مسیح موسویؑ سے اپنی تمام شان میں بڑھ کر ہے پس اگر مسیح موسویؑ کی امت ۱۹۵۹ء سال سے دنیا پر غالب چلی آرہی ہے تو ہم امید کرتے

کرتے ہیں کہ مسیح محمدیؐ کے ماننے والوں کو کم از کم چار ہزار سال تک دنیا میں غلبہ حاصل رہے گا۔ اور اگر اللہ تعالےٰ اس سے بھی زیادہ غلبہ عطا کرے تو یہ اس کا احسان ہے۔ بہرحال تبلیغ اسلام کا کام ہماری زندگیوں تک محدود نہیں بلکہ ہم سب کے مرنے کے بعد بھی ہزاروں سال تک جاری رہے گا۔ اس عرصہ میں ہمیں یقین ہے کہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے احمدیت باقی تمام فرقوں اور مذہبوں پر چھا جائے گی۔ اور اسلام دنیا میں کامل طور پر غالب آجائے گا۔

مَیں اس موقع پر

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تمام اولاد

کو خواہ وہ آپ کے بیٹے ہیں یا پوتے اور نواسے یہ ہدایت کرتا ہوں کہ وہ میرے سامنے اللہ تعالےٰ کو حاضر ناظر جان کر اس بات کا اقرار کریں کہ وہ ہمیشہ اپنے آپ کو خدمتِ دین میں لگائے رکھیں گے اور اپنی آئندہ نسلوں کو بھی احمدیت کی تبلیغ کی طرف توجہ دلاتے رہیں گے اور یہ سلسلہ ہمیشہ جاری رکھیں گے یہاں تک کہ قیامت آجائے مگر چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر سچے دل سے ایمان لانے والے تمام احمدی بھی خواہ کسی جگہ کے رہنے والے ہوں آپؑ کے روحانی بیٹے ہیں۔ اس لئے جماعت احمدیہ کے تمام دوستوں کو چاہیئے کہ وہ بھی اس عہد میں شامل ہوں۔

مَیں اس وقت

عہد کے الفاظ

دہراؤں گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان کے تمام افراد اور آپؑ کے روحانی بیٹے کھڑے ہو جائیں اور اس عہد کو دہرائیں۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

ہم اللہ تعالےٰ کی قسم کھا کر اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ ہم اسلام اور احمدیت کی اشاعت اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا نام دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے لئے اپنی زندگیوں کے آخری لمحات تک کوشش کرتے چلے جائیں گے اور اس مقدس فرض کی تکمیل کے لئے ہمیشہ اپنی زندگیاں خدا اور اس کے رسولؐ کے لئے وقف رکھیں گے اور ہر بڑی سے بڑی قربانی پیش کر کے قیامت تک اسلام کے جھنڈے کو دنیا کے ہر ملک میں اونچا رکھیں گے۔

ہم اس بات کا بھی اقرار کرتے ہیں کہ ہم نظامِ خلافت کی حفاظت اور اس کے استحکام کے لئے آخر دم تک جدوجہد کرتے رہیں گے اور اپنی اولاد در اولاد کو ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے اور اس کی برکات سے مستفیض ہونے کی تلقین کرتے رہیں گے تاکہ قیامت تک خلافت احمدیہ محفوظ چلی جائے اور قیامت تک سلسلہ احمدیہ کے ذریعہ اسلام کی اشاعت ہوتی رہے اور محمد رسول اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا دنیا کے تمام جھنڈوں سے اونچا لہرانے لگے۔ اے خدا تو ہمیں اس عہد کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرما۔ اَللّٰهُمَّ اٰمِيْن۔ اَللّٰهُمَّ اٰمِيْن۔

یہ اقرار

جو اس وقت آپ لوگوں نے کیا ہے اگر اس کے مطابق قیامت تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جسمانی اور روحانی اولاد اشاعتِ اسلام کے کام میں مشغول رہے تو یقیناً احمدیت تمام دنیا پر چھا جائے گی اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا دنیا کے تمام جھنڈوں سے اونچا لہرانے لگے گا۔

دیکھو حضرت مسیحؑ کے زمانہ پر ۱۹۵۹ء سال گذر چکے ہیں مگر مسیحی اب تک اپنے مذہب پر قائم ہیں۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات پر تو ابھی بہت تھوڑی مدت گذری ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام ۱۹۰۸ء میں فوت ہوئے اور اب ۱۹۶۰ء ہے گویا آپ کی وفات پر ابھی صرف ۵۲ سال گذرے ہیں۔ اسی طرح یہودیوں کو تو اُن کے زمانہ پر تین ہزار چار سو سال گذر چکے ہیں۔ مگر پھر بھی وہ یہودیت پر قائم ہیں اور اُن کے استقلال کو دیکھ کر عیسائی بھی ان کی مدد کر رہے ہیں۔ چنانچہ جب نہر سویز کا جھگڑا پیدا ہوا اور مسلمانوں نے یہودیوں کو روکا تو انگریزوں نے جو عیسائی ہیں یہودیوں کی مدد کی۔ آپ لوگ تو محمدی مسیح کے تابع ہیں اور محمد رسول اللہؐ موسیٰؑ سے اور آپؐ کا موعود خلیفہ مسیح موعود مسیح ناصری سے بہت بڑھ کر تھا۔ اگر آج ساری دنیا میں مسیح ناصری کی حکومت قائم ہے تو

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حکومت

کیوں قائم نہیں ہو سکتی۔ جبکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خود فرماتے ہیں کہ لَوْ كَانَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى حَيَّيْنِ لَمَا وَسِعَهُمَا اِلَّا اتِّبَاعِيْ یعنی اگر موسیٰؑ اور عیسیٰؑ زندہ ہوتے تو انہیں میری اتباع کے بغیر کوئی چارہ نہ ہوتا۔ اگر موسیٰؑ اور عیسیٰؑ جیسے نبیوں کو بھی محمد رسول اللہؐ کی اطاعت کے بغیر چارہ نہ تھا تو ان کی امتوں پر آپؐ کی اطاعت کیوں لازمی نہ ہوگی۔

پس آپ لوگوں کو ہمت دکھانی چاہیئے اور پھر

دعائیں بھی کرنی چاہئیں

کیونکہ محض ہمت سے کچھ نہیں بنتا اصل چیز دعا ہی ہے۔ پس دعائیں کرو اور پھر دعائیں کرو۔ یہاں تک کہ اللہ تعالےٰ دنیا کے چپہ چپہ پر احمدیت پھیلا دے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ پیشگوئی پوری ہو جائے اور اسلام دنیا پر اتنا غالب آجائے کہ باقی لوگ حقیر اور ذلیل ہو کر رہ جائیں گے۔

اگر چار پانچ ہزار سال تک بھی لوگ اسلام اور احمدیت کی اشاعت کے لئے کوشش کرتے رہیں تو امید ہے کہ دنیا کے چپہ چپہ پر احمدیت پھیل

جا سکے گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے "الوصیت" میں تحریر فرمایا ہے کہ

تبلیغ اسلام کا کام

صرف ایک نسل کا نہیں بلکہ ہم سب کے مرنے کے بعد بھی جاری رہے گا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات پر ابھی صرف باون سال ہوئے ہیں۔ اور صرف پہلی نسل گذر رہی ہے۔ اگر موسیٰؑ کی اُمت تین ہزار چار سو سال تک اپنے مذہب پر قائم رہ سکتی ہے تو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اُمت کیوں اس سے زیادہ عرصہ تک اسلام پر قائم نہیں رہ سکتی۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خدا تعالیٰ نے داؤدؑ بھی قرار دیا ہے جیسا کہ آپ فرماتے ہیں ؎

اک شجر ہوں جس کو داؤدی صفت کے پھل لگے
میں ہوا داؤد اور جالوت ہے میرا شکار

اس کے معنے یہ ہیں

کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اولاد میں بھی حضرت داؤدؑ کی شان جیسے آدمی پیدا ہوں گے اور دنیا میں ہر جگہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی روحانی اور جسمانی اولاد پھیل جائے گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تو وفات پا چکے ہیں۔ اب یہ ہم لوگوں کا جو ان کی جماعت میں سے ہیں کام ہے کہ ہم آپ کے نام اور اسلام کو دنیا کے کناروں تک پہنچائیں۔ یہاں تک کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نام لیوا موسےؑ اور ان کے خلیفہ مسیح ناصری کے نام لیواؤں سے بہت زیادہ بڑھ جائیں۔۔۔

میں دعا کرتا ہوں

اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو اس بات کی توفیق عطا فرمائے اور سستیوں اور غفلتوں سے بچائے اور سچا مسلمان اور سچا احمدی بنائے اور قیامت تک آپ لوگوں کو عزت بخشے۔ اور قیامت تک احمدیت چلتی چلی جائے۔ اور اگر آپ لوگ اپنے ایمانوں پر قائم رہیں گے اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر فدا ہوتے رہیں گے۔ تو یقیناً خدا تعالیٰ آپ کی مدد کرے گا اور قیامت تک خدا تعالیٰ آپ کو اونچا رکھے گا۔ کیونکہ خاتم النبیین کے معنے ہم نبیوں کی مہر کے کرتے ہیں۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ قیامت تک مہر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی چلتی ہے ہے جیسا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت صرف شرار الناس پر آئے گی لا تقوم الساعة الا علی شرار الناس یعنی قیامت برے لوگوں پر آئے گی۔ مگر میں یہ نہیں چاہتا کہ آپ اشرار الناس بنیں۔ بلکہ

میں چاہتا ہوں

کہ آپ لوگ ہمیشہ اخیار نام کے مستحق رہیں۔ اور اگر آپ لوگ توبہ استغفار میں مشغول رہیں۔ تو جس خدا نے اپنے رسول کو یہ خبر دی تھی وہ اس اشرار کی بجائے اخیار میں بھی بدل سکتا ہے اور ہو سکتا ہے کہ قیامت تک آپ لوگوں کے ذریعہ سے نیکی کا سلسلہ قائم رہے اور قیامت اشرار پر نہیں بلکہ اخیار پر آئے۔ آخر آپ لوگ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی امت ہیں اور اللہ تعالیٰ نے امت محمدیہ کے متعلق قرآن کریم میں فرمایا ہے کہ

كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ

پس اس آیت کے مطابق رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی امت اشرار الناس نہیں ہو گی۔ بلکہ وہ قیامت تک اخیار الناس ہی ہو گی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی فرماتے ہیں ؎

تم ہو خیر اُمم تجھ سے ہی اے خیر رسل
تیرے بڑھنے سے قدم آگے بڑھایا ہم نے

مگر اس غرض کے لئے ضروری ہے کہ آپ لوگ اپنی طاقتوں کو لوگوں کے فائدہ کے لئے استعمال کریں اور اپنی شان نہ بڑھائیں بلکہ

بنی نوع انسان کو فائدہ پہنچائیں

کیونکہ اخرجت للناس کے معنے یہ ہیں کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اُمت تمام انسانوں کے فائدہ کے لئے نکالی گئی ہے۔ اور اگر تم سارے ملک کو فائدہ نہیں پہنچا سکتے تو کم سے کم اپنی جماعت کی ترقی کے لئے تو کوشش کرو۔ پھر آپ کو خدا تعالیٰ اس بات کی بھی توفیق عطا فرمائے گا کہ آپ تمام بنی نوع انسان کے فائدہ کے لئے کام کریں۔ میں نے خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ کا قیام اسی غرض کے لئے کیا ہے اور وہ خدا تعالیٰ کے فضل سے جہاں جہاں کام کر رہے ہیں لوگوں کے دلوں میں جماعت کی عزت بڑھ رہی ہے

پس دعائیں کرو کہ اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کو اتنا بڑھائے کہ دنیا کے تمام مذاہب کے پیرو اس کی عظمت کو تسلیم کرنے لگیں اور ہندوؤں اور سکھوں میں بھی اسلام پھیلنا شروع ہو جائے۔ اور وہ بھی کثرت کے ساتھ اسلام میں داخل ہونے لگیں۔

حضرت مسیح کے

واقعہ صلیب

پر ۱۹۶۹ سال گذر چکے ہیں۔ اور عیسائیت اب تک پھیل رہی ہے۔ لیکن محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جو مسیح کے استاد حضرت موسیٰ سے بھی بڑے تھے ان کے ماننے والے ابھی کم ہیں۔ اگر آپ لوگ کمر ہمت کس لیں۔ اور عیسائیوں اور یہودیوں اور ہندوؤں کی طرف توجہ شروع کر دیں تو یقیناً اُمت محمدیہ اپنی کثرت تعداد میں امت عیسویہ اور اُمت موسویہ دونوں سے بڑھ جائے گی

تاریخ میں لکھا ہے

کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک یہودی اپنے بھائی کے ساتھ آپ کے پاس آیا۔ اور آپ سے گفتگو کرتا رہا۔ جب وہ آپ سے باتیں کر کے واپس لوٹا تو دوسرے بھائی نے اس سے پوچھا کہ بتاؤ تمہارا اس کے متعلق کیا خیال ہے؟ وہ کہنے لگا یہ ہے تو وہی جس کی موسیٰؑ نے خبر دی تھی۔ مگر جب تک دم میں دم ہے میں نے ماننا نہیں۔ یہ ضد کی اور بات ہے۔ لیکن اگر خدا دلوں کو بدلنا چاہے تو بدل سکتا ہے سو تبلیغ بھی کرو اور دعائیں بھی کرو۔ تا کہ جو لوگ عیسائیوں اور یہودیوں میں سے محض ضد کی وجہ سے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو نہیں مانتے وہ بھی آپ کو ماننے لگ جائیں۔ اسی طرح ہندوؤں اور سکھوں میں سے بھی جو لوگ ضد کی وجہ سے انکار پر مصر ہیں۔ وہ بھی سچائی کو ماننے لگ جائیں اور ہم قیامت کے دن محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے کہہ سکیں کہ

"اے خدا کے مقدس رسولؐ تیری لائی ہوئی تعلیم تو سب تعلیموں سے بہتر تھی مگر مسلمانوں کی غفلت کی وجہ سے عیسائیت دنیا میں غالب تھی۔ اور تیرے ماننے والے عیسائیوں اور مشرکوں کے تابع تھے۔ ہمیں خدا نے ہمت اور توفیق بخشی کہ ہم نے خدائے پاک کا نام اور اس کی سچی تعلیم دنیا میں پھیلائی اور ہزاروں لاکھوں عیسائیوں اور ہندوؤں کو کھینچ کر اسلام کی طرف لے آئے۔ یہ محض خدا تعالیٰ کا احسان تھا۔ ورنہ ہماری مقدرت نہ تھی کہ ایسا کر سکتے۔ اے خدا کے مقدس رسول"! جس طرح خدا تعالیٰ کی بادشاہت آسمان پر ہے اسی طرح ہم نے تیری دعاؤں کی برکت سے اور تیرے دل کے درد کی برکت سے اس کو دنیا میں قائم کیا۔ اور اب ساری دنیا شرک سے متنفر اور توحید کامل کی عاشق ہے۔ ہم تجھ سے صرف اتنا چاہتے ہیں کہ تو اپنے خدا سے عرض کر کہ ان غریب اور کمزور بندوں نے تیرے اور تیرے نام کو دنیا میں قائم کیا اور سچائی کی طرف لوگوں کو کھینچ لائے۔ اب تو بھی ان کو بخشش دے اور ان کے گناہوں سے درگذر فرما۔ اور اگر کمزور اور ناطاقت ہوتے ہوئے اُنہوں نے اتنی بڑی قربانی کی ہے۔ تو اے خدا! تو تو غفور رحیم اور طاقتور خدا ہے۔ تو ان کو کیوں عزت نہیں بخش سکتا۔

تیری شان یہی ہے

اور تیرا مقام یہی ہے۔ اس سے مختلف دینا تیری شان کے خلاف ہے۔ پس ان کی کوششوں کو بار آور کر اور انہیں رتبہ اور بڑائی بخش۔ کیونکہ یہ تیری شان کے مطابق ہے اور ان کی خدمات کا یہی تقاضا ہے۔ مسیح موعود کو تو نے اسی لئے مبعوث کیا تھا۔ اور اس کی جماعت نے یہ کام کر کے دکھا دیا۔ پس میرے تخت کے نیچے مسیح موعود کا تخت بچھا۔ اور اس کو اور اس کے اتباع کو عزت بخش۔ اگر ان لوگوں نے کمزور اور بے بس ہوتے ہوئے یہ قربانیاں کی ہیں۔ تو اے خدا! تو رحمان اور رحیم ہوتے ہوئے اور قادر مطلق ہوتے ہوئے اس سے لاکھوں گنا زیادہ انعام انہیں کیوں نہیں دے سکتا۔

یہ مقصد ہے جو ہماری جماعت کو ہمیشہ اپنے مد نظر رکھنا چاہیئے۔ اور اپنی نسلوں در نسلوں کو قیامت تک یہ فرض یاد دلاتے رہنا چاہیئے۔

(باقی)

قادیان میں یوم مصلح موعود کی مبارک تقریب پر کامیاب جلسہ

(بقیہ صفحہ ۲)

مکرم مولوی عبدالقادر صاحب فاضل نے پیشگوئی کے مندرجہ عنوان حصہ کے موضوع پر تقریر فرمائی اور پیشگوئی کے اس حصہ کی تشریح کرتے ہوئے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنی روح ڈالے جانے سے مصلح موعود کے مسیحی صفات کے حامل ہونے کی طرف اشارہ ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مسیح علیہ السلام کی نسبت بھی فرمایا ہے۔ کہ ایدنا بروح القدس چنانچہ جو صفات مسیح علیہ السلام کی قرآن مجید میں بیان ہوئی ہیں وہی صفات حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ میں پائی جاتی ہیں۔ چنانچہ آپ کو بھی تکلم فی المہد و کہلاً کی صفات سے نوازا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے خلافت اولیٰ کے زمانہ میں بلکہ اس سے قبل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں تحریر و تقریر کا شاندار ملکہ آپ کے اندر پیدا فرما دیا تھا۔ خدا کا سایہ آپ کے سر پر ہونے سے آپ کی کامیابیوں کی طرف اشارہ ہے۔ اس کے ثبوت میں فاضل مقرر نے غیر مبائعین کی مخالفت۔ فتنہ مستریاں۔ فتنہ احرار ۱۹۴۷ء کے خونچکاں واقعات۔ ۱۹۵۳ء میں احمدیت کے خلاف شورش۔ ۱۹۵۵ء میں حضور ایدہ اللہ پر قاتلانہ حملہ ۱۹۵۶ء میں فتنہ منافقین کے مقابلہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی کامیابیوں کا تفصیل سے ذکر کیا۔ اور بتایا کہ اس قدر کامیابیاں اللہ تعالیٰ کے سایہ کے بغیر ہرگز حاصل نہیں ہو سکتیں۔

اس کے بعد مکرم عبدالرحیم صاحب خاقی نے مصلح موعود کے متعلق اپنی ایک نظم سنائی۔ اور پھر مختصر طور پر مولوی احمد رشید صاحب نے کان اللّٰہ نزل من السماء کی تشریح فرمائی۔

پانچویں تقریر

پانچویں نمبر پر وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا" کے موضوع پر کریم الدین صاحب متعلم جامعہ احمدیہ قادیان نے تقریر کی۔ تقریر کے آغاز میں آپ نے بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق پیشگوئیوں کے ساتھ ساتھ مصلح موعود کے متعلق بھی کتب سابقہ میں ذکر آتا ہے۔ آپ نے بتایا کہ اگرچہ حضرت امیرالمومنین کی سکول کی تعلیم نہ ہونے کے برابر ہے۔ مگر آپ اس قدر ذہین و فہیم تھے کہ سولہ سترہ سال کی عمر میں جب آپ نے رسالہ تشحیذ الاذہان کا اجراء فرمایا۔ اور اس میں معرکۃ الآراء مضامین تحریر فرمائے تو اس کا اعتراف مولوی محمد علی صاحب کو بھی کرنا پڑی۔

۱۹۱۱ء میں آپ نے مجلس انصار اللہ قائم فرما کر نوجوانوں کو خدمت دین کے لئے زندگی وقف کرنے کی تحریک فرمائی۔ خلافت پر متمکن ہونے پر آپ نے خلافت کے خلاف جملہ سازشوں کا قلع قمع کر کے اپنے ذہین و فہیم ہونے کا ثبوت بہم پہنچایا۔ حضرت امیرالمومنین کی کمیونزم کے نئے دَور میں مضامین اور مسلمانوں کی اقتصادی سیاسی حالت کو سنبھالنے کے متعلق تدابیر کا تفصیل سے ذکر فرمایا۔

علوم باطنی سے پُر کئے جانے کے متعلق آپ کی تصنیف فرمودہ تفسیر کبیر کا وضاحت سے ذکر کیا۔ اور آپ کے تفسیر نویسی کے چیلنج اور اس امر کے چیلنج کا ذکر کیا کہ کوئی شخص کسی علم کی رو سے بھی قرآن مجید پر اعتراض کرے تو حضور قرآن مجید ہی کے دلائل سے اس کا ناطقہ بند کر دیں گے۔

صدارتی تقریر

بعد ازاں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے اپنی صدارتی تقریر میں بیان فرمایا کہ پیشگوئی مصلح موعود میں اللہ تعالیٰ نے وہی الفاظ استعمال فرمائے ہیں۔ جن امور کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعائیں فرمائی تھیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دل میں اشاعت اسلام کے لئے بے حد تڑپ تھی۔ اور آپ دن رات اسی کے لئے دعائیں فرماتے تھے۔ اس کے لئے آپ نے ہوشیارپور میں چلہ کشی فرمائی۔ جس کی قبولیت کے طور پر اللہ تعالیٰ نے ایک عظیم الشان بیٹے دیئے جانے کی بشارت عطا فرمائی۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے دل میں اسلام کو دنیا کے کناروں تک پھیلانے کی بے حد تڑپ ہے۔ اس کے لئے آپ نے اخبارات جاری فرمائے چندوں کی تحریکیں کیں اور اشاعت اسلام کی بنیادوں کو زیادہ سے زیادہ مستحکم کر دیا۔ پیشگوئی مصلح موعود کی تشریح فرماتے ہوئے حضرت صاحبزادہ صاحب موصوف نے فرمایا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو رحمت و قدرت اور قربت کا نشان دیئے جانے کا وعدہ فرمایا تھا۔ چونکہ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ ان تمام صفات کے حامل ہیں جن کا ذکر پیشگوئی میں آتا ہے۔ اس لئے آپ کا وجود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا زندہ نشان ہے۔ اگرچہ ظاہری طور پر آپ کی سکول کی تعلیم نہ ہونے کے برابر ہے۔ بچپن سے آپ کی صحت جسمانی کمزور چلی آتی ہے۔ مگر آپ کی تمام زندگی میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کا ہاتھ نمایاں طور پر کام کرتا ہوا نظر آتا ہے۔ آپ کے مخالفین کو اپنے علوم اور سامانوں پر ناز تھا۔ اور وہ بظاہر آپ کو بے یار و مددگار چھوڑ کر جا رہے تھے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت نمائی سے آپ کو تمام امور میں کامیاب و کامران فرمایا۔ اور آپ کو علوم ظاہری و باطنی سے پُر فرمایا۔ آپ ہر آن اشاعت اسلام کے لئے نئی سے نئی تجاویز سوچتے رہتے ہیں۔ اسی کے پیش نظر آپ نے گذشتہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر جماعت احمدیہ سے اشاعت اسلام کے لئے اپنے آپ کو وقف کرنے اور اپنی نسلوں کو اس کی تلقین کرتے چلے جانے کے لئے عہد بھی لیا۔ تقریر کے آخر میں صاحب موصوف نے تمام حاضرین سے حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے الفاظ میں عہد لیا۔ اور بعد ازاں ایک لمبی پُرسوز اور رقت بھری دعا کے ساتھ جلسہ کے اختتام کا اعلان فرمایا۔

شکریہ احباب

از محترم مولانا عبدالرحمان صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان

میرے بیٹے عزیز ملک بشارت احمد صاحب کی پاکستان میں حسرتناک وفات پر جس طور سے دلی ہمدردی اور غمخواری کا اظہار کرتے ہوئے جماعت کے بہت سے احباب نے تعزیتی خطوط اور تاریں ارسال کی ہیں ان پر میں ان سب احباب کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور میں کوشش کر رہا ہوں کہ ہر دوست کو انفرادی طور پر اس کے خط کا جواب دوں۔ مگر ہو سکتا ہے کہ کسی دوست کے خط کا جواب نہ دیا جا سکے۔ اس کے لئے میں مجموعی طور پر اس نوٹ کے ساتھ شکریہ ادا کرتا ہوں اور سب کے لئے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کے اس خلوص اور محبت کے اظہار پر اپنی جناب سے جزائے خیر عطا فرمائے اور ہر طرح ان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔

خاکسار

عبدالرحمن امیر جماعت احمدیہ قادیان

تصحیح

۱۔ مصلح موعود کے زمانہ کی چالیس تعینات والے مضمون میں نوٹ ۶ کو اس عبارت پر ختم سمجھا جائے۔ "وہ شمار کئے تھے۔ لیکن اس سے اگلی عبارت یعنی "گویا بشیر اول کے بعد پیشگوئی کے مطابق ...... اس کا نمبر چوتھا بنتا ہے" دراصل نوٹ ۵ کے آخر میں تریاق القلوب والے حوالے سے آگے سمجھی جائے۔ کیونکہ اس عبارت کا تعلق اسی نوٹ سے ہے۔

۲۔ نوٹ ۱۵ کے آخر میں اس قدر عبارت مزید شامل سمجھی جائے کہ

"علاوہ ازیں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام پر الہام میں مصلح موعود کا نام فضل عمر رکھا جانا اس امر کو ظاہر کر رہا ہے کہ مصلح موعود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد ان کا خلیفہ ثانی ہوگا اور اس کا زمانہ خلافت ثانیہ سے کسی صورت میں بھی تجاوز نہ کرے گا"

مشرقی افریقہ میں کیتھولک پادریوں کا فرار

از مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب مبلغ انچارج یوگنڈا

جون ۱۹۵۶ء کے ابتداء میں مجھے ایک افریقن نومسلم بھائی جناب B.K.HERI صاحب نے بتایا کہ عنقریب دو یورپین رومن کیتھولک بشپ اور کچھ پادری صاحبان جنوبی افریقہ سے تبلیغی دورہ پر مشرقی افریقہ تشریف لا رہے ہیں۔ اور وہ کچھ دن ٹورو میں بھی پبلک میں تقریریں کریں گے اور حاضرین کو سوالات پوچھنے کی بھی اجازت ہو گی۔

B.K.HERI صاحب اپنے علاقہ کے ایک پرانے خاندان کے فرد ہیں ان کے دادا صاحب مشہور سیاح ڈاکٹر LIVING STONE کے نوکر ہوا کرتے تھے۔ اسلئے عیسائیت میں ان کے خاندان کو کافی اہمیت حاصل ہے۔ ان کے کئی رشتہ دار اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں۔ ایک بھائی پادری ہیں۔ ایک چچا ٹانگانیکا افریقن نیشنل یونین کے جو کہ ٹانگانیکا کی سب سے بڑی کامیاب اور مقبول پارٹی ہے جنرل سیکرٹری رہے ہیں۔ اور ان دنوں بھی یونین کے ذمہ دار عہدیدار ہیں۔ جب سے انہیں [illegible] صاحب [illegible] حاصل ہوا ہے ہی پادریوں نے انہیں دوبارہ عیسائی کرنے کی بے حد کوشش کی ہے۔ بلکہ بار بار وعدے بھی ان کے گھر بھیجے جاتے رہے ہیں۔ ان کے رشتہ داروں کو ان کے خلاف مشتعل کرتے رہتے ہیں اور کئی بار انہیں اپنے دفتر میں بلا بلا کر مجبور کیا ہے۔ انہیں ہمیشہ اجازت دی تاکہ انہیں اسلام اور عیسائیت کا موازنہ کرنے کا ادنیٰ موقع مل جاتے۔ چنانچہ ایک مرتبہ خاکسار بھی ان کے ساتھ پادریوں کے دفتر میں گیا۔ وہاں تبادلہ خیالات ہوا۔ اس طرح کئی بار یک پادریوں کا بشیر صاحب کو ہموار کرنے کے لئے محنت اور کوشش کرتے چلے جانا ہمارے لئے تاہم [illegible] تھا۔ اس لئے صاحب سمجھتے تھے افریقہ سے آنے والے پادریوں کی آمد سے فائدہ اٹھایا جا سکے

آرچ بشپ آف ٹورو کے نام مقامی جماعت احمدیہ کا خط

چنانچہ جماعت احمدیہ ٹورو کی طرف سے رومن کیتھولک آرچ بشپ صاحب ٹورو کے نام ایک خط لکھا گیا تھا۔ جنوبی افریقہ سے آنے والے پادری صاحبان کی تقریروں کے بعد اگر ہم پر [illegible] تقریر کرنے کا موقع دیا جائے [illegible]

خط بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک بھیجا گیا تھا لیکن رومن کیتھولک آرچ بشپ صاحب کی طرف سے ہمارے خط کا کوئی جواب نہ ملا۔ لیکن کچھ کوشش کے بعد اس عاجز اور بشیر صاحب کو ایک ایک دعوتی کارڈ مل گیا۔ اور پادری صاحبان کی طرف سے شائع شدہ پمفلٹ بھی مل گئے۔ جن میں انہوں نے غیر عیسائیوں کو بھی تقاریر سننے اور سوالات کرنے کی اجازت دی تھی۔

پادری صاحبان کی تقاریر

۲۴ جون اُن پادری صاحبان کے پروگرام کا پہلا دن تھا۔ شام کے چھ بجے یہ عاجز جناب سردار بشارت احمد صاحب ولد حضرت سید عبدالرحمٰن صاحب (میر سنگھ) رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ مکرم بشیر صاحب اور میرے ہمراہ لے کر جناب ظہیر الحق خان صاحب ٹورو کے کیتھولک گرجا گھر میں تقریریں سننے گئے۔ جب ہم گرجا گھر میں داخل ہوئے تو اس وقت دلیون نامی کوئی پادری صاحب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں تقریر کر رہے تھے۔ انہوں نے اپنی تقریر میں کسی دوسرے دین پر کوئی اعتراض نہ کیا لیکن جب دوسرے پادری ریورنڈ فرانسس ٹی۔ میک گف صاحب نے تقریر شروع کی تو پہلے اسی بات کا ذکر کیا کہ آج ہماری تقریریں سننے کچھ غیر مذاہب کے لوگ بھی آئے ہوئے ہیں۔ اور پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی الوہیت ثابت کرنے کے لئے بڑی دھواں دھار تقریر کی۔ اور تقریر کے دوران بڑے گستاخانہ انداز میں کہا کہ میں نے فلاں جگہ ایک شخص کو دیکھا [illegible] خود پیغمبر ہونے کا دعویٰ کرتا [illegible]

ملک میں بھیجا جاتا ہے تو اس کے پاس اپنی حکومت کے کاغذات لطور سند (Credentials) ہونا ضروری ہوتا ہے۔ کوئی بھی سفیر جس کے پاس حکومت کا حکم تعینات نہ ہو اپنی حکومت کا سفیر نہیں سمجھا جاتا۔

پادری صاحب کی طرف سے ایک چیلنج

اس کے بعد انہوں نے بڑے جذبات اور جوش سے اپنا ہاتھ میز پر مارتے ہوئے کہا کہ سوائے مسیح ابن مریم کے اور کسی کے پاس سچائی کی سند نہیں نہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کے پاس نہ زرتشت کے پاس۔ اور پھر دوبارہ انہوں نے چیلنج کے انداز میں یہی بات حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا نام لے کر کہی۔ ہم خاموشی سے صبر کے ساتھ ان کی تقریر چیلنج اور اشتعال انگیزی سنتے رہے۔ یہ تقریر اس مجلس کی آخری تقریر تھی

احمدی مدعوین کی طرف سے جواب

جب تقریر ختم ہوئی تو پادری صاحب نے حاضرین میں کچھ لٹریچر تقسیم کرنا شروع کر دیا۔ لوگ لٹریچر حاصل کرنے کے لئے آہستہ آہستہ اُن کی طرف بڑھنے لگے۔ میرے تینوں ساتھی بھی لوگوں کے ساتھ لٹریچر حاصل کرنے کے لئے آگے بڑھے اور کچھ پمفلٹ حاصل کئے۔ پادری صاحب نے سردار بشارت احمد صاحب سے دریافت کیا کہ آپ بھی عیسائی ہیں؟ جس پر سردار صاحب نے نفی میں جواب دیا۔ اور پادری صاحب کے سوالات کی تقریر کے سلسلہ میں کچھ بات چیت شروع کی۔ اور بہت سے عیسائی ارد گرد جمع تھے۔ یہ عاجز بھی آہستہ آہستہ ان کے پاس پہنچ گیا۔ اور پادری صاحب سے یوں گفتگو ہوئی:

احمدی۔ پادری صاحب آپ ٹورو میں مہمان ہیں۔ ہم آپ لوگوں کی دعوت پر تقاریر سننے آئے ہیں۔ لیکن آپ کی تقریر سخت قابل اعتراض ہے۔ آپ نے ہمارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو نعوذ باللہ من ذالک جھوٹا اور بغیر سند کے نبی قرار دیا ہے۔ لہٰذا آپ بائبل سے حضور کی صداقت پر سندات (Credentials) دکھانا چاہتا ہوں۔

پادری صاحب (سنٹ پٹا کر) تم اپنے سوالات لکھ کر سوالات کے صندوق میں ڈال دو اور فلاں وقت آکر جواب سن جانا۔

احمدی۔ میں آپ کے ساتھ پرائیویٹ گفتگو نہیں کرنا چاہتا۔ بلکہ انہی لوگوں کے سامنے کہ جن کے دل و دماغ میں آپ نے ہمارے آقا کے خلاف زہر بھرا ہے آپ سے گفتگو کرنا چاہتا ہوں۔ میں ضرور کہوں گا اور ہمارے لوگوں کو نہیں بلکہ ان لوگوں کو آپ کے غلط بیانی کا جواب سنانا چاہتا ہوں۔

پادری صاحب۔ (حاضرین کی طرف اشارہ کرکے) یہ لوگ آپ کی باتیں سننے کے لئے نہیں بلکہ ہماری تقاریر سننے کے لئے جمع ہوئے ہیں۔

احمدی۔ اگر آپ میں اتنی اخلاقی جرأت نہ تھی تو پھر غیر مذہب والوں کو بلایا ہی کیوں تھا۔ جلسہ اگر بلانا ہی تھا تو ہمارے آقا (صلے اللہ علیہ وسلم) کا نام لے کر چیلنج کیوں کیا تھا؟ اب ہمیں آپ کے اعتراضات کا جواب انہی لوگوں کے سامنے دینے کا موقع ملنا چاہیئے (حاضرین بڑی دلچسپی سے گفتگو سن رہے تھے)

پادری صاحب۔ تم بڑے [illegible] بدتمیز یا گستاخ ہو۔

احمدی۔ حضرت مسیح ابن مریم نے تو دشمنوں سے بھی محبت کی تعلیم دی تھی۔ لیکن مجھے افسوس ہے کہ آپ اپنے دوستوں کو دعوتی کارڈ بھیج کر بلاتے ہیں اور پھر اُن سے اس طرح نفرت اور بدسلوکی کا سلوک کرتے ہیں۔

پادری صاحب (سخت غصہ میں) یہ بھی [illegible] جلد گرجا گھر سے نکل جاؤ۔

احمدی۔ [illegible]

[illegible]

کے بعد ہم گرجا گھر سے باہر آ گئے۔ کئی حاضرین میں سے بعض نے پادری صاحب کی بے بسی اور بدتمیزی کا بہت برا منایا۔ ایک روز عیسائی دوست نے تو ہمارے سامنے اس بات کا اعتراف کیا کہ پادری صاحب کا رویہ قابل اعتراض ہے۔ گرجا گھر سے باہر نکل کر ہمارے نومسلم بھائی مسٹر بشیر صاحب پادری صاحبان کی بے بسی اور بدسلوکی پر اتنے ہنسے کہ قہقہے مار مار کر ہنسنے لگے اور بڑی دیر تک ہنستے رہے۔

پادریوں کے نام مناظرہ کا کھلا چیلنج

اگلے روز ہم نے صاحبان پادریوں کے نام ایک خط بزبان انگریزی لکھا جو آرچ بشپ صاحب کی معرفت دستی بھجوا کر رسید حاصل کر لی گئی تھی۔ خط کا جواب تین دن کے اندر اندر طلب کیا گیا تھا۔ خط مناظرہ کا کھلا چیلنج تھا۔ نیز لکھا گیا تھا کہ آپ نے اپنی تقریر میں حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کو خدا ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ اور ہمارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو جھوٹا نبی قرار دیا ہے۔ ان دو نوں امور کے متعلق ہم آپ سے پبلک میں مناظرہ . . . . کرنے کے لئے تیار ہیں۔ آپ یہی مدد لے سکتے ہیں کسی بھی پادری کو جو آنے کے مجاز ہوں گے اور مناظرہ کے لئے ضروری انتظامات ہمارے ذمہ ہوں گے۔

پادریوں کی طرف سے خاموشی اور مناظرہ سے فرار

ہمیں یقین تھا کہ اس خط کا جواب بھی نہیں

ملے گا اور نہ ملا۔ لہذا ہم نے بزبان سواحیلی ایک مضمون لکھا جس میں شروع سے سارا قصہ بیان کر کے اپنے اس آخری خط اور اس کا تین دن کے اندر جواب نہ ملنے کا بھی ذکر کیا اور پادری صاحبان کو کھلا چیلنج دیا کہ ان میں سے جو کوئی تیار ہوں اکیلے یا مل کر جب جہاں اور جہاں چاہیں ہمارے ساتھ عدم الوہیت مسیح ناصری علیہ السلام اور صداقت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر مناظرہ کر لیں۔ تین دن کے اندر اندر یہ مضمون پمفلٹ کی صورت میں ۵۰۰۰ پانچ ہزار کی تعداد میں تیار رکھا۔ جب پورے تین دن گزر گئے تو پمفلٹ پبلک میں تقسیم کر دیا گیا۔ اور بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک آرچ بشپ صاحب اور کیمان پادریوں تک پہنچا دیا گیا۔ یہ پمفلٹ علاوہ ٹانگانیکا کے مختلف مقامات کے کینیا اور یوگنڈا کے مختلف مقامات میں تقسیم کئے گئے۔ اور ۱۹۵۸ء میں لوگوں کے مطالبہ پر دوبارہ ۵۰۰۰ شائع کئے گئے۔

اس کے علاوہ کئی مرتبہ عیسائی نوجوانوں کے ذریعہ پادری صاحبان کو پبلک میں مناظرہ کرنے کی ترغیب بھی دلائی۔ لیکن حق کا بفضلہ تعالےٰ ایسا رعب ہے کہ کاسر صلیب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خدام سے کسی معمولی غلام کے سامنے بھی آج تک کسی پادری کو آنے کی جرأت نہیں ہوئی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

آج کل افریقہ میں پادری صاحبان کا سارا کام عموماً بے دینوں تک محدود ہے۔ اور یہ لوگ محض روپیہ پانی کی طرح بہا بہا کر مفت تعلیم دے دے کر معصوم افریقن بچوں کے دل و دماغ میں تثلیث کا زہر بھرتے اور اسلام کے خلاف سخت نفرت کا بیج بو رہے ہیں۔ لیکن جب کبھی بھی کسی جگہ ان حضرات کو سلسلہ عالیہ احمدیہ کے کسی فرد کی طرف سے پبلک میں بات کرنے کی دعوت دی جاتی ہے تو ان لوگوں کو خدا کی دلیل کا جواب دینے کی بھی فرصت نہیں ملتی۔ اللہ کریم ہمارے ان بھولے بھٹکے بھائیوں پر رحم فرمائے اور جلد انہیں بھی تثلیث کے جال سے نکال کر نور اسلام سے منور فرمائے۔ آمین۔

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام

کے متعلق

جناب پروفیسر عبدالمجید خاں صاحب ممبر پبلک سروس کمیشن پنجاب کی آج سے سترہ سال قبل کی

ایک پُرمغز تقریر

پنجاب کے اکثر علم دوست احباب جناب پروفیسر عبدالمجید خاں صاحب ممبر پبلک سروس کمیشن پنجاب پٹیالہ کے نام نامی سے واقف ہیں۔ جناب پروفیسر صاحب ایک نیشنلسٹ مسلمان اور محب وطن ہیں۔ آپ کی تمام زندگی علمی اور ملکی خدمات میں گذری ہے۔ ہم ذیل میں جناب پروفیسر صاحب موصوف کی ایک تقریر کا خلاصہ جو انہوں نے وائی۔ ایم۔ سی۔ اے ہال لاہور میں ۲۶ر مئی ۱۹۴۲ء کو حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ کی وفات کی چونتیسویں برسی کے موقع پر منعقدہ ایک جلسہ پر فرمائی تھی درج کرتے ہیں۔ یہ تقریر انگریزی اخبار "ینگ اسلام لاہور" میں شائع ہوئی تھی۔ جس کا ترجمہ جناب پروفیسر صاحب کے شکریہ کے ساتھ درج کیا جاتا ہے۔ اخبار کا کٹنگ کی نقل جناب پروفیسر صاحب نے حال ہی میں اشاعت "بدر" کے لئے بھجوائی ہے۔ خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ جناب پروفیسر صاحب کو ملکی و ملی خدمات کی توفیق دیتا رہے۔ ناظر دعوت و تبلیغ

"حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ کی وفات کی برسی کی تقریب پر احمدیہ ینگ مینز ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام ایک پبلک میٹنگ وائی۔ ایم۔ سی۔ اے ہال لاہور میں ۲۶ر مئی کو منعقد ہوئی۔ جس میں جناب عبدالمجید خاں صاحب پروفیسر ایف سی کالج نے نہایت فصیح و بلیغ تقریر کرتے ہوئے حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ السلام کی ان عظیم خدمات کا ذکر فرمایا جو آپ نے اسلام کے مفاد کے لئے سر انجام دیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ مرزا صاحب انیسویں صدی کے عظیم ترین مصلحین میں سے تھے۔ آپ نے حقیقی اسلام کے جھنڈے کو اونچا رکھنے اور دہریت اور الحاد کے مقابل پر مذہب کی حمایت کرنے کے لئے انتہائی جدوجہد کی۔ پروفیسر صاحب نے کہا کہ حضرت مرزا صاحب کے مخالفین اور نکتہ چین خواہ کچھ کہیں لیکن وہ پورے زور اور یقین سے یہ کہہ سکتے ہیں کہ قادیان کا برگزیدہ رجعت پسند اور تکبر کا فقیر نہ تھا بلکہ اس کی ہستی انقلاب انگیز تھی۔ اور اس نے اپنی تمام قوتیں تنگ نظر اور متعصب ملّاؤں کے متروک اور فرسودہ عقائد کو معقولیت اور رواداری کے سانچے میں ڈھالنے کے لئے خرچ کیں۔

پروفیسر عبدالمجید خاں نے یقینی طور پر اس بات کا اظہار فرمایا کہ حضرت مرزا صاحب کے پیغام اور گاندھی جی کے پیش کردہ عدم تشدد کے اصولوں میں ایک گہری مناسبت ہے۔ دونوں نے دلائل کی طاقت پر اپنا یقین استوار کیا۔ اور جبر و اکراہ کی قوت کے استعمال کو ترک کرنے کی تلقین کی۔ اور دونوں نے معقولیت کی علاوت، باہمی بحث و تمحیص، اور دوستانہ تبادلۂ خیالات کو پسند کیا۔ جس سے درشتی شدت اور تعصب پر کاری ضرب لگی۔ مرزا صاحب نے اس وقت جب آپ نے "جہاد اکبر" یا جہاد بالقلم پر کامیابی سے اپنی توجہ مرکوز کی اور جہاد بالسیف کو خیر باد کہا، یقیناً قرآن کریم کی صحیح تعلیم کو اپنایا۔

حضرت مرزا صاحب میں خود غرضی اور خود مطلبی بالکل نہ تھی۔ آپ صرف بے غرض تھے۔ اور اس میں کوئی مبالغہ نہیں کہ آپ نے اپنی زندگی قوم، مذاہب اور رنگ و نسل سے بالا ہو کر دنیا میں امن کے قیام اور بنی نوع انسان کی خیر خواہی کے لئے وقف کی ہوئی تھی۔ کیونکہ حقیقی اسلام امن، اتحاد اور عدل کے مترادف ہے۔

پروفیسر صاحب نے اپنی برجستہ تقریر ان الفاظ پر ختم کی کہ حضرت مرزا صاحب خفیہ انسانیت کا ایک شاندار نمونہ تھے۔ آپ نے اپنے ایثار نفس اور بنی نوع انسان کی لگاتار خدمت سے زندہ جاوید ہستیوں میں شہرت دوام کا مقام حاصل کیا ہے۔"

("ینگ اسلام" مورخہ ۱۵ جون ۴۲ء)

انتقالِ پُر ملال

مکرم صدر جماعت احمدیہ جموں بابو محمد یوسف صاحب نے نہایت افسوسناک حادثہ کی اطلاع دی ہے کہ مکرم مستری خیرالدین صاحب احمدی آف جموں مورخہ ۸ر فروری ۱۹۶۰ء کو بوقت بارہ بجے شب کو انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم گھوڑے کی فصل بندی فرما رہے تھے کہ گھوڑے نے اچھی چھاتی پر لات ماردی۔ باوجود علاج معالجہ کے جانبر نہ ہو سکے۔ مرحوم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری پروفیسر جامعہ احمدیہ ربوہ کے اقرباء میں سے تھے۔ امسال جلسہ پر قادیان بھی تشریف لائے تھے۔ نیک، دعا گو اور بڑی خوبیوں کے مالک تھے۔ امسال ان کا ارادہ حج کرنے کا بھی تھا۔ چنانچہ سیٹ بک کروا چکے تھے ان کی وفات سے جموں کی جماعت میں بھاری خلا پیدا ہو گیا ہے۔ اللہ تعالےٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور پس ماندگان کو صبر جمیل بخشے۔ احباب مرحوم کی مغفرت کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار حکیم محمد سعید مبلغ سلسلہ احمدیہ صوبہ جموں حال قادیان ۲۳-۲-۵۹ء

ولادت

مورخہ ۱۲ر فروری ۱۹۶۰ء کو اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے اس عاجز کو لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب جماعت اور صحابہ کرام سے مؤدبانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ عزیز نومولود کو صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے اور خادم دین بنائے۔ آمین۔ خاکسار سید شہامت علی ساہیہ رتن قادیان

درخواست دعا

جملہ احباب جماعت احمدیہ و بزرگان سلسلہ و درویشان کرام سے باادب درخواست ہے کہ امسال میرے تین لڑکے فضل حق، فضل الرحمان اور فضل اکرام علی الترتیب انجینئرنگ۔ میٹرک۔ ایف۔ اے فائنل کے امتحانوں میں شریک ہو رہے ہیں۔ ان کی اعلےٰ نمبروں سے کامیابی اور خادم سلسلہ احمدیہ ہونے کی دعا فرمائی جائے۔

خاکسار تاج الدین اوورسیر ریٹائرڈ
نزد چوکی پولیس جواہر نگر
سرینگر (کشمیر) ۱۸-۲-۶۰ء

پیشگوئی ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے مصداق مصلح موعودؑ کے زمانہ کی چالیس تعیینات

از مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب فاضل۔ قادیانی

(۲)

(۲۱)

حقیقۃ الوحی میں درج شدہ الہامات کی ترتیب بھی مصلح موعود کے زمانہ کی تعیینات کرتی ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاص پوتے سے متعلق الہام سے قبل مصلح موعود کی نسبت الہامات درج ہیں۔ پس اس جگہ خاص بیٹے کا الہاماً ذکر خاص پوتے کے ذکر سے پہلے لانا بتاتا ہے کہ اس کا اس پوتے سے پہلے ہونا ضروری ہے۔ چنانچہ ترتیب سے ملاحظہ ہو پہلے مصلح موعود کے متعلق انا نبشرک بغلام مظھر الحق والعلاء کان اللّٰہ نزل من السماء اور اس کے بعد پوتے کے متعلق انا نبشرک بغلام نافلۃ لک۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۵) کے الہامات میں یہ ترتیب ظاہر دالی پیشگوئی کے عین مطابق ہے۔

(۲۲)

جوزف برکلے نامی انگریز نے یہود کی روایات کی کتاب طالمود کے حوالہ سے مسیح کی آمد ثانی کے بیان میں ان کے خاص پوتے کے ذکر سے قبل ان کے خاص بیٹے کا ذکر کیا ہے۔ وہ لکھتا ہے

مسیح موعود اپنی آمد ثانی کے بعد
جب وفات پا جائیں گے تو ان
کا کام ان کے ایک خاص بیٹے
اور پھر اس کے بعد ان کے ایک
خاص پوتے کے سپرد ہوگا

اس بیٹے کا ذکر پوتے کے ذکر سے قبل ہونا صاف دلالت کرتا ہے کہ وہ بیٹا اس پوتے سے قبل ہوگا۔ اور اس سے قبل ہونا ضروری ہے۔ اور یہ بات واضح ہے کہ جہاں بھی بیٹے اور پوتے کا ذکر مذکورہ بالا صورت میں ہوگا وہاں ان کے زمانہ کی تعیین خود بخود ہو جائے گی اور بیٹے کا زمانہ پوتے کے زمانہ سے قبل سمجھا جائے گا۔ پس اس خاص بیٹے کا زمانہ اس خاص پوتے سے تجاوز نہیں کر سکتا۔

(۲۳)

قرآن کریم میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ایک بیٹا اور پوتا ملنے کا ذکر ہے۔ اور یہ ذکر محض قصہ کے رنگ میں بیان نہیں ہوا بلکہ اس میں ایک زبردست پیشگوئی ہے۔ جس کا تعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ہے۔ اور حضرت اقدس علیہ السلام نے تحریر فرمایا ہے کہ

کبھی آدم کبھی موسیٰ کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار

اس ابراہیمی پیشگوئی کے مطابق حضرت اقدس علیہ السلام کو الہام کے ذریعہ سے ایک خاص بیٹے اور خاص پوتے کے متعلق بشارت ملی۔ اس پیشگوئی کے تحت آپ کو بھی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرح خاص پوتے سے قبل ایک خاص بیٹا ملنا تھا۔ ورنہ ابراہیمی پیشگوئی غلط جاتی ہے۔ حضرت اقدس علیہ السلام کے الہامات میں وہ بیٹا اسمٰعیل قرار دیا گیا ہے۔ اور آپ کو الہاماً بتایا گیا ہے کہ وہ تیرا اسمٰعیل یہ اسمٰعیل کا درخت پھیلے گا اور پھول لے گا۔ پس جس طرح وہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اسمٰعیل ان کی زندگی میں ملا۔ اسی طرح آپ کی زندگی میں آپ کو بھی ایک اسمٰعیل ملنا تھا۔ اور وہی مصلح موعود ہے۔ چنانچہ جس طرح خدا تعالےٰ نے وہاں حضرت اسمٰعیلؑ کے لئے جنگل میں پانی کا چشمہ جاری کر دیا ایسا ہی یہاں دوسرے اسمٰعیل کے لئے بھی بیابان میں خلاف توقع پانی نکال کر سیراب کر دیا۔ اور جس طرح پہلے اسمٰعیل کو خدا تعالےٰ نے بارہ بیٹے دیئے تھے۔ جو آئندہ بارہ قبیلوں کے سردار بنے یہاں بھی دوسرے اسمٰعیل کو بارہ بیٹے عطا فرمائے ہیں۔

(۲۴)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات سے ثابت ہے کہ حضرت میاں بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ مصلح موعود کا مثیل ہونے کی وجہ سے قمر الانبیاء ہیں آئینہ کمالات اسلام میں ان کے متعلق قمر الانبیاء والا الہام مذکور ہے۔ علاوہ ازیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے بیٹوں کے ملنے پر فرمایا ہے سے

دیئے ہیں تو نے مجھے یہ مہر و مہتاب
یہ سب ہیں میرے پیارے تیرے اسباب

اس شعر میں حضرت میاں صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ کو مہتاب قرار دیا گیا ہے۔ اس مہتاب کے ذکر سے قبل مہر یعنی سورج کا ذکر ہے اور یہ بات معلوم ہی ہے کہ سورج چاند سے مقدم ہوتا ہے ہاں سے چاند روشنی حاصل کرتا ہے پس بیٹوں میں قمر الانبیاء سے قبل مہر یعنی سورج کا ہونا لازمی ہے۔ اور یہ مصلح موعود ہی ہو سکتا ہے۔ جو آپ کو دیا گیا ہے۔ پس اس تحریر کی رو سے مصلح موعود کا حضرت میاں صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ سے پہلے ہونا ضروری تھا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات و تحریرات میں ایک بڑے جماعتی فتنہ کی خبر موجود ہے۔ چنانچہ ایک فتنہ اٹھا جس نے جماعت کے خلاف علم بغاوت بلند کر دیا۔ اور قادیان کی مرکزیت کو ختم کرنے کے لئے جدوجہد کی گئی۔ جس سے جماعت کی بنیادوں کو متزلزل کرنے کی کوشش کی گئی۔ مصلح موعود کا نام ہی بتاتا ہے کہ وہ ایسے وقت میں کھڑا ہونے والا تھا۔ پس یہ فتنہ مصلح موعود کا تقاضا کرتا تھا۔ یہ فتنہ ۱۹۱۴ء میں پیدا ہوا۔ لیکن اس وقت مصلح موعود کا ہونا ضروری تھا تا وہ اس کی اصلاح کر کے جماعت کو پھر سے اپنے پاؤں پر کھڑا کر دیتا اور ہر قسم کی خرابی کو دور کر کے جماعت کو نئے سرے سے اس قابل بنا دیتا کہ وہ اپنے مفوضہ کام کو بخیر و خوبی سرانجام دینے کے لئے کوشاں ہو جاتی۔ ورنہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا مقصد ہی فوت ہو جاتا۔ چنانچہ ایسا ہی ظہور میں آگیا۔ جماعت کا اندرونی فتنہ دور ہو کر نظام نے اپنا کھویا ہوا وقار از سر نو حاصل کر لیا۔ اور اس کا وجود اغیار کے سامنے ایک بلند مضبوط روشن مینار کی طرح نظر آنے لگا۔ فتنہ بازوں کی جھوٹی خوشیاں پامال ہو گئیں۔ اور جماعت کا قدم تیزی سے منزل مقصود کی طرف بڑھنے لگا جس کا اقرار اپنوں و غیروں سبھوں کو ہے۔

(۲۵)

اس اعتراض کا جواب دیتے ہوئے کہ احادیث کے بعض الفاظ ظاہری طور پر آپ پر صادق نہیں آتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ تحریر فرمایا ہے کہ

"ہمیں اس سے انکار نہیں کہ
ہمارے بعد کوئی اور بھی
مسیح کا مثیل بن کر آوے
کیونکہ نبیوں کے مثیل ہمیشہ
دنیا میں ہوتے رہتے ہیں بلکہ خدا
نے ایک قطعی اور یقینی پیشگوئی
میں میرے پر ظاہر کر رکھا ہے
کہ میری ہی ذریت سے ایک شخص
پیدا ہوگا جس کو کئی باتوں میں
مسیح سے مشابہت ہوگی"

(ازالہ اوہام صفحہ ۱۵۵ طبع ۱۸۹۱ء)

اس پیشگوئی کا ذکر کرنے کے بعد اس کے پورا ہونے اور اس کے مصداق کے موجود ہونے کا ذکر فرماتے ہوئے آپ نے یہ بھی تحریر فرمایا ہے کہ

"اس مسیح کو بھی یاد رکھو جو اس عاجز کی ذریت میں سے ہے جس کا نام ابن مریم بھی رکھا گیا ہے کیونکہ اس عاجز کو براہین میں مریم کے نام سے بھی پکارا ہے"

(ازالہ اوہام طبع ۱۸۹۱ء)

اور ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء والی پیشگوئی میں مصلح موعود کے متعلق یہ کہا گیا تھا کہ وہ مسیحی صفت ہوگا۔

(۲۶)

مصلح موعود کی پیشگوئی کے متعلق مزید تفصیل بیان فرماتے ہوئے آپ نے سبز اشتہار میں اعلان فرمایا تھا کہ مصلح موعود کا نام محمود ہوگا۔ محمود کی پیدائش پر اس کے مصلح موعود ہونے کے متعلق لاعلمی کا اظہار کرتے ہوئے لکھا ہے کہ خدا تعالےٰ کی طرف سے اطلاع ملنے پر میں پھر اطلاع دوں گا۔ چنانچہ اس کے بعد آپ نے اس کے متعلق حسب ذیل اعلان فرمایا۔

"محمود جو میرا بڑا لڑکا ہے اسکی
پیدائش کی نسبت سبز اشتہار
میں صریح پیشگوئی محمود کے نام
سے موجود ہے جو پہلے لڑکے
کی وفات کے بارہ میں شائع
کیا گیا تھا جو رسالہ کی طرح کئی
ورق کا اشتہار سبز رنگ کے
ورقوں پر ہے"

اس اطلاع کو اگر کامل انکشاف کے بغیر ہی تصور کر لیا جائے اور یہ سمجھ لیا جائے کہ آپ نے پہلے کی طرح محض اپنے اجتہاد ہی سے یہ اطلاع دی تھی۔ اور خدا تعالےٰ نے آپ کو اس بارہ میں کوئی انکشاف نہ کیا تھا۔ اور یہ نہ بتایا تھا کہ محمود جو پیدا ہو چکا ہے یہی مصلح موعود ہے تو میں کہتا ہوں کہ خدا تعالےٰ نے کبھی بھی آپؑ کے اس اجتہاد کو غلط قرار نہیں دیا۔ بلکہ اسے قائم رکھ کر اس امر کی تصدیق کر دی کہ واقعی یہی لڑکا مصلح موعود ہے جس کا نام پہلے تفاؤل کے طور پر محمود رکھا تھا آپ کی وفات تک اس اجتہاد کے متعلق یہ سمجھا جا سکتا تھا کہ شاید یہ غلط ہو اور اللہ تعالےٰ اسے غلط قرار دے۔ مگر خدا تعالیٰ نے آخر وقت تک اسے غلط قرار نہ دیا۔ یہ اس امر کا ثبوت ہے کہ آپکا اجتہاد قطعی طور پر یہ درست تھا۔ ہو کیونکہ آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ اگر میں غلطی کروں تو خدا تعالےٰ اس کی اصلاح فرما دیتا ہے۔ اور مجھے اس پر قائم نہیں رہنے دیتا۔ پس آپ کا یہ اجتہاد [illegible] تعالےٰ نے قائم رہنے دیا مصلح موعود کی [illegible] آپکی زندگی میں

چندہ وقف جدید اور احباب جماعت سے درخواست

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"میں نے بارہا کہا ہے۔ گو میں یہ بھی نہیں کہہ سکتا کہ میں تقریر کرنے کے بعد یہاں سے زندہ اُٹھوں گا یا نہیں مگر میں جو کچھ کہتا ہوں (اور میں وہی کچھ کہتا ہوں جو مجھے خدا نے کہا ہے) وہ یہ ہے کہ میرے آخری سانس تک خدا تعالیٰ کے فضل سے ہماری جماعت کے لئے غلبہ اور ترقی اور کامیابی ہی مقدر ہے۔ اور کوئی اس تقدیر کو بدلنے میں کامیاب نہیں ہو سکتا ....

.... مجھے ہمیشہ یہ تڑپ رہتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی محبت تمہارے دلوں میں پیدا ہو جائے اور اس سے سچا اور مخلصانہ تعلق تم کو حاصل ہو۔ اور میں اس غرض کے لئے ہمیشہ کئی قسم کی کوششیں کرتا رہا ہوں میں نے ہزاروں راستے اور ہزاروں ذرائع تمہارے سامنے رکھے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے ان خدشات کو مکمل کرکے سینکڑوں اور ہزاروں مخلص بھی پیدا ہوئے ......"

(تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۵۷ء مورخہ ۲۸ دسمبر)

نیز فرمایا:-

"پس جو میری مانے گا وہ جیتے گا اور جو میری نہیں مانے گا وہ ہارے گا۔ جو میرے پیچھے چلے گا خدا تعالیٰ کی رحمت کے دروازے اس پر کھولے جائیں گے۔ جو میرے راستہ سے الگ ہو جائے گا خدا تعالیٰ کی رحمت کے دروازے اس پر بند کئے جاویں گے۔"

وقف جدید کے متعلق حضور فرماتے ہیں:

"یہ تحریک خدا تعالیٰ نے میرے دل میں ڈالی ہے اس لئے خواہ مجھے اپنے مکان بیچنے پڑیں کپڑے بیچنے پڑیں میں اس فرض کو تب بھی پورا کروں گا اگر جماعت کا ایک فرد بھی میرا ساتھ نہ دے۔ خدا تعالیٰ ان لوگوں کو الگ کر دے گا جو میرا ساتھ نہیں دے رہے۔ اور میری مدد کے لئے فرشتوں کو آسمان سے اتارے گا۔"

احباب جماعت سے گذارش ہے کہ وہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مندرجہ بالا ارشادات کا بغور مطالعہ کریں اور جائزہ لیں کہ کیا آپ کی جماعت کا ہر فرد حضور کی اس سکیم کے ماتحت جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کے دل میں ڈالی گئی ہے، حصہ لے کر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا اسلام اور احمدیت کے غلبہ کے لئے ساتھ دے رہا ہے۔ اگر نہیں تو آپ اس سکیم کی اہمیت اس پر واضح کریں اور حصہ لینے کی تحریک کریں تا کہ وہ اس سکیم کے ماتحت حصہ لینے کے ثواب سے محروم نہ رہ جائے۔

دفتر ہذا کی طرف سے فارم نو وعدہ جات وقف جدید اور اس سے متعلق ضروری تفاصیل اور حضور اقدس کا تیسرے سال کا پیغام جماعتوں کو بھجوایا جا چکا ہے۔ ان کو جلد از جلد مکمل کرکے ارسال فرمادیں۔ اور پھر اسی وعدہ کی ادائیگی کی طرف بھی خاص طور پر توجہ فرمادیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کے ساتھ ہو اور زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔

انچارج وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان

تحریک وصیت

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

مرسلہ سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان

پس اے دوستو! جنہوں نے وصیت کی ہوئی ہے سمجھ لو کہ آپ لوگوں میں سے جس جس نے اپنی اپنی جگہ وصیت کی ہے اس نے نظام نو کی جو اس کی اور اس کے خاندان کی حفاظت کا بنیادی پتھر ہے بنیاد رکھی ہے۔ اور جس جس نے تحریک جدید میں حصہ لیا ہے۔ اگر وہ اپنی ناداری کی وجہ سے حصہ نہیں لے سکا تو وہ اس کی کامیابی کے لئے مسلسل دعائیں کرتا ہے اس نے وصیت کے نظام کو وسیع کرنے کی بنیاد رکھ دی ہے۔

پس اے دوستو! دنیا کا نظام دین کو مٹا کر بنایا جا رہا ہے تو تحریک جدید اور وصیت کے ذریعہ سے اس سے بہتر نظام دین کو قائم رکھتے ہوئے تیار کرو۔ مگر جلدی کرو کہ دوڑ میں جو آگے نکل جائے وہی جیتتا ہے۔" (نظام نو ص ۱۱۳)

جزیرہ فیجی کے ایک دوست کی بیعت خلافت

(بقیہ صفحہ اوّل)

کو لے کر دار التبلیغ آیا تو یہاں پہلے سے بنگلور۔ حیدر آباد۔ ساونت واڑی اور منجیشور کے مہمان ان کے استقبال کو موجود تھے۔ سبھوں نے اھلاً وسھلاً و مرحبا کہی۔

آپ ۱۲ فروری تک ہمارے ساتھ رہے۔ نہایت شگفتہ مزاج و شیریں گفتار۔ تبلیغ کا بے پناہ جوش۔ میں نے ان کے وجود میں رات کی سیاہی کو صبح کے نور سے بدلتے ہوئے دیکھا۔ لوگوں نے ان کی بیعت کو ایک "مبارک واقعہ" سمجھا ہو۔ مگر میں اسے حضرت مصلح موعود ایدہ الودود کی نظر توجہ کی کشش سمجھتا ہوں۔ آپ آج کل فیجی میں مشن کھولنا چاہتے تھے۔ مگر کوئی مقامی احمدی نہیں تھا۔ جس کے بغیر مشن کھولنے میں دقت ہوتی ہے خدا کے فرشتے ہی مشکل حل کرنے کیلئے محمد رمضان خاں کو فیجی سے ہندوستان عرب اور یہاں سے ربوہ لے گئے۔ اور خلافت حقہ کے جلالی جمال کی بارگاہ دکھائی۔ ورنہ فیجی جو مشرق بعید یعنی آسٹریلیا سے بھی دو ہزار میل دور مشرق میں واقع ہے وہاں کے ایک کمزور بوڑھے آدمی کے دل میں یہ تحریک سفر کیوں پیدا ہوئی۔

آپ کا آبائی وطن گوالندو بنگال ہے۔ گو ۱۸۵۷ء کے بعد جو لوگ وسائل معاش کی تلاش میں مشرق و مغرب کے دور دراز جزیروں میں نکل گئے انہیں میں ایک آپ کا خاندان بھی ہے۔ اس وقت فیجی میں پچاس ہزار مسلمان اور ۷۵ ہزار ہندو آباد ہیں۔ غالباً یہ محنت کشوں کا وہی طبقہ ہے جو کمپنی کی حکومت کے بعد وہاں پہنچا۔ اور وہیں بس گیا۔ غیر مبائعین کی کچھ تعداد وہاں پہلے ہی پیدا ہو گئی تھی۔ اب ضرورت تھی خلافت حقہ کے ساتھ ان کے وابستہ ہونے کی۔ خدا نے محمد رمضان خاں کے ذریعہ اس مبارک سلسلہ کا آغاز کیا ہے۔

میں نے آپ کے پاس غیر مبائعین کے ایک مبلغ کا ایک خط دیکھا جس میں بیعت خلافت پر ملامت کی گئی ہے۔ اور اس کو غیر دانش مندانہ اقدام کہا گیا ہے۔ مگر محمد رمضان خاں صاحب کی دینی فراست دیکھئے کہ وہ اسی بڑے لطیف و بلیغ انداز میں حضرت مصلح موعود کی خلافت پر استدلال کرتے ہیں ان کی گفتگو کے اس حصہ سے حامیان خلافت کے دل میں بڑی گدگدی سی پیدا ہوتی ہے۔ لیکن ہمارا فرض ہے کہ انکے لئے اور انکے اہل و عیال کیلئے دعا کرتے رہیں۔ آپ فرماتے تھے کہ بیعت خلافت کے بعد قادیان ہی ہمارا ملجاء و ملجیٰ ہو گیا۔ بار بار ربوہ سے قادیان کی زیارت کیلئے تڑپتا۔ آپ کے الفاظ میں ہم ہندوستانی احمدیوں کیلئے عبرت ہے، وہ جو دیار حبیب کے قرب میں رہتے ہیں مگر دلوں میں محبت کی وہ گرمی نہیں پاتے جو کم سے کم سال میں ایک مرتبہ ہی آستانہ محبوب تک پہنچا دے۔

رمضان المبارک کی آمد

رمضان المبارک کا مقدس مہینہ شروع ہو رہا ہے۔ جو امداد غرباء اور صدقات و خیرات کا خاص مہینہ ہے۔ اس مہینہ میں معذور اور بیمار اصحاب جو روزہ نہیں رکھ سکتے، وہ فدیہ کی رقم کے ذریعہ سے اپنے غریب بھائیوں کی امداد کریں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم رمضان کے مہینے میں کثرت سے صدقہ و خیرات فرماتے تھے۔

سیدنا حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ نے امسال جلسہ سالانہ قادیان کے پیغام پر جماعت کے دوستوں کو صدقات کی طرف خاص طور پر توجہ دلائی ہے اور بہت بلاؤں اور جماعتی مشکلات کے ازالہ کیلئے صدقات و خیرات کو ضروری قرار دیا ہے۔ حضور فرماتے ہیں:-

"خدا تعالیٰ یہ تو کل سب سے اہم چیز ہے جو کچھ خدا کر سکتا ہے بندہ نہیں کر سکتا۔ خدا تعالیٰ سے عاجزی کرتے رہو کہ وہ ایسا راستہ کھول دے جس سے آپکی اور جماعت کی مشکلیں دور ہوں ہمیں سب طاقتیں ہیں جہاں بندہ کی عقل نہیں پہنچتی اس کا علم پہنچتا ہے خواہ ایک ٹکڑا ہی صدقہ بہت دیا کرو کیونکہ رسول اللہ نے فرمایا ہے جہاں دعائیں نہیں پہنچتیں صدقہ جاتا ہے کہ وہ رد کر دیتا ہے صدقہ کا لفظ بھی بتاتا ہے کہ تعلق باللہ سچا ہے پس تعلق باللہ کو سچا ثابت کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے تا کہ جو کام آپ نہیں کر سکتے وہ خدا کر دے۔" ٭

٭ پس جماعت کے تمام مخلص بھائیوں اور بہنوں کو چاہیئے کہ وہ اس بابرکت مہینہ میں کثرت سے صدقات اور دعاؤں کی طرف خاص توجہ دیں سیدنا حضرت اقدس کے ارشاد کی تعمیل کرکے خدا تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں۔ اللہ تعالیٰ تمام احباب کو اس کی توفیق بخشے۔ آمین۔ —— ناظر بیت المال تعلیم قادیان۔

خبریں

ترپونڈرم ۲۲ فروری ۔ کیرلہ میں آج کانگریس اور پرجا سوشلسٹ پارٹی کی کولیشن وزارت نے ... لیا ۔ مکھیہ منتری پرجا سوشلسٹ لیڈر شری پٹم تھانو پلے کو بنایا گیا ہے مگر وزارت میں غالب تعداد کانگریس کی ہے ۔ وزارت گیارہ وزراء پر مشتمل ہے ۔ ان میں آٹھ کانگریسی اور تین پرجا سوشلسٹ پارٹی کے نمائندے ہیں ۔ حلف دلانے کی رسم راج بھون میں گیارہ بجے تیس دوپہر کیرلہ کے گورنر شری بی راما کرشنا راؤ نے ادا کرائی ۔ وزراء کے نام حسب ذیل ہیں (۱) شری پٹم تھانو پلے مکھیہ منتری (۲) شری آر ۔ شنکر (۳) شری پی ۔ ٹی چیکو (۴) شری کے ۔ اے دامودر مینن (۵) شری کے چندر شیکھرن (۶) شری اے پی اودوکا (۷) شری کے ۔ ٹی ۔ اچیوتن (۸) شری بی پی گوپالا (۹) شری ڈی دامودرن پوٹی (۱۰) شری دی کے سیلوتن (۱۱) شری کے تھانکو وزارت کے حلف لینے کی رسم کے ساتھ ہی راشٹرپتی نے کیرلہ میں گورنری راج کا حکمنامہ منسوخ کر دیا ۔ ہوم منسٹر پنڈت پنت نے بعد میں راشٹرپتی کا یہ فرمان لوک سبھا اور راجیہ سبھا میں پیش کیا ۔ راشٹرپتی راج ۲۲ فروری کی آدھی رات سے ختم ہونے والا تھا ۔ حلف کی رسم کے موقعہ پر کانگریس اور پرجا سوشلسٹ پارٹی کے سرکردہ لیڈر اور دیگر معززین موجود تھے

وزارت میں ایک مسلمان شری پی پی عمرکویا بھی شامل ہیں ۔ وہ کیرلہ کی سابق اسمبلی میں پوزیشن کے ڈپٹی لیڈر تھے ۔ وزارت میں ایک ہریجن ممبر شری کنہامو کو بھی شامل کیا گیا ہے ۔ ان کی عمر ۲۸ برس کی ہے ۔ اور وہ وزارت کے سب سے کم عمر ممبر ہیں ۔

نئی دہلی ۲۲ فروری ۔ وزیر اعظم پنڈت نہرو نے ان اخباری اطلاعات کو غلط ٹھہرایا کہ چینیوں نے لداخ میں نمکین پانی کی جھیل پر قبضہ کر لیا ہے ۔ شری نہرو نے بتایا کہ یہ مقام تو سرحد سے ۱۵۰ میل ادھر بھارتی علاقہ کے بیچ وسط میں واقع ہے ۔

نئی دہلی ۲۲ فروری ۔ آج لوک سبھا میں ایک سوال کے جواب میں بتایا گیا کہ روس سرکار ۱۹۶۰ء میں بھارت سے کپڑا خریدنے کی تجویز پر غور کر رہی ہے ۔ آج ایک سوال کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ کوئلہ کی کانوں سے دور واقع علاقوں مثلاً دہلی ۔ پنجاب بہار ۔ مدراس اور راجستھان میں ایٹمی بجلی گھر لگانے کی تجویز زیر غور ہے ۔ پہلا ایٹمی بجلی گھر غالباً بمبئی اور احمد آباد کے درمیان کسی موزوں جگہ پر لگایا جائے گا

جالندھر ۲۲ فروری ۔ سرودے لیڈر شری جے پرکاش نارائن نے آج ایک انٹرویو میں کہا کہ اب تک پاکستان کے ساتھ مشترکہ ڈیفنس کی انہوں نے جو حمایت کی ہے اس سے مراد یہ نہیں کہ پاکستان کے ساتھ فوجی گٹھ جوڑ کیا جائے ۔ جے پرکاش نرائن جو آچاریہ ونوبا بھاوے سے ملاقات کرنے بھگواڑہ ہوشیارپور سڑک پر واقع موضع دیہانہ جٹاں میں آئے ہوئے تھے ۔ انہوں نے کہا کہ تقسیم کی وجہ سے ہندوستان اور پاکستان بے شک ایک دوسرے سے الگ ہو گئے ہیں ۔ لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ جغرافیائی لحاظ سے دونوں ممالک ایک ہی خطہ ہیں ۔ اور اپنی ڈیفنس کرنے کے لئے دونوں دیشوں کو ایک دوسرے پر منحصر ہونا پڑے گا ۔ اس لئے دونوں ممالک میں اس نقطہ نگاہ سے باہمی اتحاد ہونا بہت ضروری ہے جب آپ سے پوچھا گیا کہ کشمیر کا مسئلہ رہتے ہوئے کیا ایسا ممکن ہو سکتا ہے ؟ تو آپ نے کہا کہ اگر دونوں طرف خیرسگالی اور باہمی میل جول کے جذبہ کو تقویت دی جاتی رہی تو پاکستان اور ہندوستان کے درمیان سب مسائل پُرامن طور پر حل ہو جائیں گے ۔ اور کشمیر کے مسئلہ کا بھی کوئی حل نکل سکتا ہے ۔

جالندھر ۲۲ فروری ۔ بھارت میں مقیم پاکستان کے ہائی کمشنر شری اے کے بروہی نے آج بھگواڑہ سے دس میل دور بھگواڑہ ۔ ہوشیارپور سڑک پر موضع دیہانہ جٹاں میں آچاریہ ونوبا بھاوے سے ملاقات کی ۔ ان کی بات چیت پونے دو گھنٹہ تک جاری رہی ۔ ملاقات کے بعد شری بروہی نے اخباری نمائندوں کو بتایا کہ ان کی یہ ملاقات پرائیویٹ نوعیت کی ہے ایک ڈپلومیٹ کے طور پر ۔ انہوں نے یہ اپنا فرض سمجھا کہ وہ ہندوستان کی اس عظیم شخصیت سے بھی ملیں ۔ جس کی روحانی آواز سبھی ممالک کے لئے ایک سا پیغام دیتی ہے ۔ شری بروہی نے ونوبا جی کے ساتھ اپنی ملاقات کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ پہلے دس بارہ منٹوں تک ونوبا جی اتنے جذباتی ہو گئے کہ وہ بار بار سسکیاں بھرتے رہے اور انہوں نے قدرے رک کر کہا کہ کتنے افسوس کی بات ہے کہ گذشتہ بارہ سالوں سے دو بھائی (ان کا اشارہ ہندوستان اور پاکستان کی طرف تھا) اب تک ایک ساتھ مل کر بیٹھ نہیں سکے ہیں ۔ شری بروہی اس بات چیت سے بہت متاثر نظر آ رہے تھے شری بروہی سرودے لیڈر شری جے پرکاش نارائن کے ساتھ جو کہ پہلے سے ان کے ذاتی دوست ہیں ۔ آج صبح بذریعہ فرنٹیئر میل بھگواڑہ پہنچے تھے ۔

نئی دہلی ۲۲ فروری ۔ آج راجیہ سبھا اور لوک سبھا میں بھارت کے آخری انگریز وائسرائے ارل ماؤنٹ بیٹن کی اہلیہ لیڈی ماؤنٹ بیٹن کے جن کا انتقال کل شمالی بورنیو کی راجدھانی میں ہوا تھا سماج سیوا اور خواہی بھلائی کے کاموں کی سراہنا کی گئی اور دونوں ہاؤسوں میں ممبروں نے ان کی یاد میں ایک منٹ خاموشی اختیار کی

نئی دہلی ۲۲ فروری ۔ وزیر اعظم شری نہرو نے آج لوک سبھا میں بتایا کہ انہوں نے چین کے وزیر اعظم کو بھارت آنے کی جو دعوت دی ہے اس کا وزیر اعظم روس مسٹر خروشچیف کے دورہ بھارت سے کوئی تعلق نہیں ۔ وہ راشٹرپتی کے ایڈریس پر بحث کا جواب دے رہے تھے ۔ انہوں نے کہا کہ پیکنگ میں متعینہ بھارتی سفیر چین کے وزیر اعظم کے نام ان کا تازہ خط اور بھارت سرکار کا مراسلہ پہلے لے گیا تھا ۔ یہ خط اس وقت دیا گیا ۔ جب مسٹر خروشچیف بھارت میں تھے ۔ وزیر اعظم نے بتایا کہ ان کی صدر آئزن ہاور اور بعد ازاں مسٹر خروشچیف کے ساتھ جو بات چیت ہوئی اس میں بھارت اور چین کے مابین مسائل کا بھی موٹے طور پر ذکر کیا گیا لیکن انہوں نے اس معاملہ پر دونوں میں سے کسی سے بھی قطعی جواب نہیں مانگا ۔ ڈپلومیسی کے متعلق ان کا نظریہ یہ نہیں کہ دیش کے پانچسالہ پلان یا سرحدی مسئلہ پر بڑے لیڈروں سے امداد کی درخواست کی جائے ۔

اخبار بدر کی ملکیت و دیگر تفصیلات کا بیان

بموجب پریس رجسٹریشن ایکٹ فارم ۴ قاعدہ نمبر ۸

(۱)	مقام اشاعت	قادیان
(۲)	وقفہ اشاعت	ہفتہ وار
(۳ و ۴)	پرنٹر و پبلشر	(ملک) صلاح الدین
	قومیت	ہندوستانی
	پتہ	محلہ احمدیہ قادیان
(۵)	ایڈیٹر کا نام	محمد حفیظ بقاپوری
	قومیت	ہندوستانی
	پتہ	محلہ احمدیہ قادیان
(۶)	اخبار کے مالک فرد یا ادارہ کا نام	صدر انجمن احمدیہ قادیان

میں (ملک) صلاح الدین اعلان کرتا ہوں کہ مندرجہ بالا تفصیلات جہاں تک میری اطلاعات اور علم کا تعلق ہے صحیح ہیں ۔

ملک صلاح الدین ایم ۔ اے پبلشر اخبار بدر قادیان

۲۵ فروری ۱۹۶۰ء